SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday, December 10, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty one minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

الله الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم هل من شرکا یکم من فعل من ذلکم من شی ء سبحٰنه و تعلیٰ عما یشرکون- ظهر الفسا دفی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقهم بعض الذی عملوا لعلهم یرجعون- قل سیروافی الارض فانظر واکیف کان عاقبته الذین من قبل کان اکثر هم مشرکین- فاقم و جهک الدین القیم من قبل ان یاتی یومٌ لا مردله من الله یومئذٍ یصدعون- من کفر فعلیه کفرٌه ومن عمل صالحاً فلا نفسهم یمهدون- لیجزی الذین امنوا و عملوا الصلحت من فضله انه لا یحب الکفرین-

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تمہیں رزق دیا، پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے، پھر وہ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday, December 10, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty one minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

الله الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم هل من شرکا یکم من فعل من ذلکم من شی ء سبحٰنه و تعلیٰ عما یشرکون- ظهر الفسا دفی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقهم بعض الذی عملوا لعلهم یرجعون- قل سیروافی الارض فانظر واکیف کان عاقبته الذین من قبل کان اکثر هم مشرکین- فاقم و جهک الدین القیم من قبل ان یاتی یومٌ لا مردله من الله یومئذٍ یصدعون- من کفر فعلیه کفرٌه ومن عمل صالحاً فلا نفسهم یمهدون- لیجزی الذین امنوا و عملوا الصلحت من فضله انه لا یحب الکفرین-

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تمہیں رزق دیا، پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے، پھر وہ

تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا اس کی بادشاہی میں تمہارے ٹھیرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام بھی کرتا ہو ؟ پاک ہے وہ اور بہت بالا و برتر ہے اس کی حکومت میں شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے تا کہ مزا چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا شاید کہ وہ باز آئیں۔(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے کہو کہ زمین میں چل پھر دیکھو پہلے گزرے ہوئے لوگوں کا کیا انجام ہو چکا ہے ' ان میں سے اکثر مشرک ہی تھے۔ پس (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اپنا رخ مضبوطی کے ساتھ جما دو اس دینِ راست کی سمت میں قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس کے ٹل جانے کی کوئی صورت اللہ کی طرف سے نہیں ہے۔ اس دن لوگ پھٹ کر ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے۔ جس نے کفر کیا ہے اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے۔ اور جن لوگوں نے نیک عمل کیا ہے وہ اپنے ہی لئے فلاح کا راستہ صاف کر رہے ہیں تا کہ اللہ ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں کو اپنے فضل سے جزا دے۔ یقیناً وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

POINT OF ORDER RE: THE CHAIRMAN'S RULING UNDER RULE 72-A.

جناب چیئرمین۔جزاک اللہ۔ جی محمد اجمل خان خٹک صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب محمد اجمل خان خٹک ۔ جناب چیئرمین ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں' پورا ہاؤس جانتا ہے ' پورا ملک جانتا ہے بلکہ پاکستان کے حالات سے باخبر رہنے والی عالم انسانیت جانتی ہے کہ ہم نے پارلیمنٹ کی بالا دستی اور پارلیمنٹ کا احترام اور تقدس قائم رکھنے کے لئے پارلیمنٹ کے چیئرمین کی رولنگ کو آئین' جمہوریت اور اس ہاؤس کے حقوق کی علامت اور حرف آخر سمجھتے ہیں۔ اس لئے جب یہ مسئلہ پیش آیا کہ ہمارے اس ہاؤس کے ایک معزز رکن چوہدری شجاعت حسین کو ان کی مرضی کے مطابق اور اس ہاؤس کو مکمل کرنے کی خاطر بلایا جائے۔ آپ نے اس پر رولنگ دی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ رولنگ ہر لحاظ سے اس ہاؤس کے وقار بلکہ اس کی حیثیت کو قائم رکھنے کے لئے حرف آخر ہے ۔ اس دوران جب آپ کی رولنگ نہیں مانی گئی' انکار ہوتا گیا' کبھی ایک بہانے سے' کبھی دوسرے بہانے سے' تو ہم نے ایک احتجاج کا راستہ اختیار کیا۔ اس دوران حکومت کی طرف سے بار بار یہ کہا جانے لگا کہ جس ممبر کے بارے میں کہا جارہا ہے وہ موجود ہے اور یہ جو سینٹ کا ہاؤس ہے یہ مکمل ہے۔ جب وہ وقت آ جائے کہ رولنگ کے باوجود

ممبر موصوف یا کسی اور کو اس رولنگ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حکومت یہاں نہ لانے تو اس کے بعد یہ سوال اٹھایا جا سکتا ہے کہ آپ کی رولنگ کی نفی کی گئی ہے۔ ہم اس دلیل کو نہیں مانتے تھے اور اس کو ہم ایک بہانہ اور بدنیتی سمجھتے تھے لیکن حکومت اس پر اصرار کرتی رہی۔ آج وہ وقت آ گیا ہے کہ آپ کی رولنگ بھی موجود ہے۔ ان کے دعوے بھی موجود ہیں اور انہوں نے جو کچھ کہا وہ بھی موجود ہے لیکن وہ معزز ممبر چوہدری شجاعت حسین خواہش کے باوجود، آج اس ہاؤس میں موجود نہیں ہے۔ جس سے آپ کی رولنگ کی واضح نفی ہو جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت کی طرف سے جو کچھ کہا جا رہا تھا وہ صرف وقت ٹالنے کے لئے غلط بیانی تھی۔ اس لئے ہم یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ آپ کے ذریعے سے یہ معلوم کریں کہ آپ کی رولنگ کے باوجود آج چوہدری صاحب کو اس ہاؤس میں نہیں لایا گیا، تو ان کا وہ بہانہ بھی ختم ہو گیا۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب ایک ممبر کی خواہش کے باوجود نہیں لایا گیا تو یہ ہاؤس نامکمل ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر ہم، پہلی بات یہ ہے کہ اس ہاؤس کی یہ تضحیک، آئین اور قواعد و ضوابط کی تضحیک کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہاؤس نامکمل ہے۔ آپ کی رولنگ اپنی جگہ پر ہاؤس کا نامکمل ہونا اپنی جگہ پر، اس لئے ہم آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں اور اس کے بعد اپنے فیصلے پر جس طرح ہم چاہیں، اس ہاؤس کے تقدس کو، آپ کی رولنگ کو حرف آخر ثابت کرنے کے لئے وہ قدم اٹھائیں گے جو ضروری سمجھیں گے۔ اس سے پہلے یہ جاننا ضروری سمجھتے ہیں کہ آپ یہ بتائیں کہ آپ کی موجودگی میں، آپ کی رولنگ کی جو تضحیک کی گئی ہے۔ آپ نے اس سلسلے میں رولنگ دیتے وقت ہمارے موقف کو درست سمجھا۔ اسی طرح آج ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں اور آپ کی توجہ دلاتے ہیں۔ آپ ہمارے موقف کے بارے میں واضح بتا دیں۔ آپ کا احترام کرتے ہوئے میں نے یہ چند الفاظ آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں۔ اس کے بعد پھر ہمیں حق ہے کہ جو بھی ہم قدم اٹھائیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا، میں موجودہ حالات میں اس پوائنٹ آف آرڈر

کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ آج جو پس منظر تھا وہ جناب خٹک صاحب نے فرما دیا ہے کہ چوہدری شجاعت حسین صاحب کے متعلق پہلے ایک حکم ہوا کہ ان کو پیش کیا جائے ' ان کو پیش نہ کیا گیا ۔ اس کے بعد ان کی ضمانت ہو گئی تو حکومت نے یہ موقف اختیار کیا کہ چوہدری شجاعت حسین تو اب ہاؤس میں آ چکے ہیں ' اس لئے اب مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہمارا احتجاج جاری رہا ۔ ہم یہ کہتے رہے کہ ایوان کی بالا دستی مانو ۔ ہم یہ کہتے رہے کہ جناب چیئرمین کے حکم کی تعمیل کرو لیکن جناب کچھ اثر نہ ہوا ۔ اس کے بعد اب صورتحال پیدا ہوئی ہے' یہ ایک نئی صورتحال پیدا ہوئی ہے ۔ اب چوہدری شجاعت حسین کو دوبارہ گرفتار کیا گیا ہے اور ان کے گرفتار ہونے کے بعد انہیں FIA کے پاس رکھا جا رہا ہے او یہاں سے جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب نے حکم جاری فرمایا ' میں نے کل اخبار میں پڑھا کہ چوہدری شجاعت حسین کو ۱۰ دسمبر کے سینٹ کے اجلاس میں پیش کیا جائے لیکن آج جب ہم یہاں آئے تو ہم نے دیکھا کہ حکومت نے پھر اس رولنگ کی خلاف ورزی کی اور پھر اس کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آج چوہدری شجاعت حسین کو پیش نہیں کیا اور اس فرمان کی حکم عدولی کی ہے ۔

جناب والا ' ان حالات میں دو تین گزارشات کرنا چاہتا ہوں ۔ میری پہلی گزارش تو یہ ہوگی کہ حکم کے باوجود کسی رکن کو پیش نہ کرنا ہاؤس کے نامکمل ہونے کے مترادف ہے ۔ اس لئے ان حالات میں مزید کارروائی آگے نہیں چل سکتی ۔ نمبر ۲ جناب یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک آپ کے حکم کا تعلق ہے ' اگر آپ کا حکم نہیں مانا جاتا تو بھی کارروائی آگے نہیں چل سکتی اور یہ کارروائی اس وقت تک نہیں چل سکتی جب تک آپ کی اتھارٹی ' آپ کا حکم اور آپ کے فرمان پر عمل درآمد نہ ہو ۔ یہ ہماری پارلیمانی روایت ہی نہیں بلکہ یہ ہمارا قانون ' ہمارا آئین بھی ہے ۔ اس سلسلے میں جناب کی توجہ آئین کے آرٹیکل ۶۷ اور ۶۹ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ آئین کا آرٹیکل ۶۷ کہتا ہے ۔

67(1) "Subject to the Constitution , a House may make rules for regulating its procedure and the conduct of its business , and shall have power to act notwithstanding any vacancy in the membership thereof , and any proceedings in the House shall not be invalid on the ground that some persons who were not entitled to do so sat, voted or otherwise took part in the proceedings."

(2) "Untill rules are made under clause (1), the procedure and conduct of business in a House shall by regulated by the rules of procedure made by the President."

جناب والا ' اس کے تحت ہم نے اپنے Rules of Procedure میں Rule 72(a) بھی بنایا۔ یہ حکومت کی تحریک پر بنایا گیا۔ جب وہ اپوزیشن میں تھے تو کہتے تھے کہ یہ آنا چاہیئے' جب وہ حکومتی پارٹی میں گئے تو انہوں نے تحریک دی۔ ہم نے اس سے اتفاق کیا۔ ہم نے اس کو unanimously پاس کیا ' لیکن متفقہ طور پر پاس کرنے کے باوجود خود اس کی تحریک کرنے کے باوجود ' خود اپوزیشن میں رہتے ہوئے اس کی افادیت معلوم ہونے کے باوجود اب جناب والا اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ۔ میں تو یہ عرض کروں گا کہ یہ کوئی الگ رول نہیں تھا' یہ ٹو مشترک قانون سازی تھی ۔ آپ نے دیا تھا ' آپ نے بنایا تھا ' غالباً لیڈر آف دی ہاؤس یا وزیر قانون نے اس کو متعارف کرایا تھا ' ہم نے تسلیم کیا تھا اب اس رول کی خلاف ورزی کیوں کرتے ہیں؟ اب اس کی خلاف ورزی چیئرمین کے حکم کے باوجود کیوں کرتے ہیں؟ یہ سوال پیدا ہوتا ہے اور جناب والا! یہ صرف ہاؤس ہی نہیں کہ آپ کی کارروائی دیکھ رہا ہے' ساری قوم آپ کی کارروائی دیکھ رہی ہے کہ آپ جو قانون دیتے ہیں ' آپ جو رول دیتے ہیں' آپ جو ضابطے بناتے ہیں۔ آپ ہی ان ضابطوں پر عمل درآمد نہیں کرتے ۔ کیا وقار ہوگا اس حکومتی پارٹی کا یا ساری سینٹ کا جب یہ تاثر باہر ہو' جب عوام یہ تاثر لیں کہ خود ہی رول بناتے ہیں اور خود ہی ان پر عمل درآمد نہیں کرتے۔ جناب والا! یہ بہت غلط بات ہے۔ یہ قانون کے منافی ہے۔ آئین کے منافی ہے۔ رولز کے منافی ہے۔ خدارا آئین اور قانون اور rules کی خلاف ورزی نہ کیجئے۔ پھر جناب والا میں' Rule 69 کے متعلق جناب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

The validity of any proceedings in Majlis-e-Shoora (Parliament) shall not be called in question on the ground of any irregularity of procedure.

جناب یہاں کا procedure ' یہاں کی proceedings کسی جگہ چیلنج نہیں ہو سکتیں۔ جناب کا اختیار ہے ان proceedings کو regulate کرنے کے لئے' یہ آئین اور قانون اختیار دیتا ہے آپ کو اور آپ کی رولنگ کو کوئی عدالت میں چیلنج نہیں کر سکتا ہے' میرا یہ موقف ہے کہ سول جج سے لے کر سپریم کورٹ تک' جناب کی رولنگ کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا ہے۔ نہ یہ House چیلنج کر سکتا ہے' نہ کوئی عدالت چیلنج کر سکتی ہے۔ تو جناب والا' جب ملک کی کوئی عدالت

جناب کی رولنگ سے انحراف نہیں کر سکتی تو کیا جناب گورنمنٹ کی ایگزیکٹو یا FIA کا ڈائریکٹر جنرل ایسا کر سکتا ہے' دراصل جناب والا یہ FIA کا ڈائریکٹر جنرل نہیں ہے۔ کیا مجال اس کی۔ کیا طاقت اس کی کہ وہ جناب کی رولنگ اور جناب کے حکم کی تعمیل نہ کرے۔ یہ حکومت ہے' وفاقی حکومت جو اس پہ عملدرآمد نہیں ہونے دینا چاہتی۔ جناب والا ہمارا یہ الزام ہے اور یہ یاد رکھئے کہ یہ قوم کا الزام آپ کے اوپر ہو گا کہ آپ چیئرمین کی رولنگ کو' آپ سپیکر کی رولنگ کو نہیں مانتے۔ آپ ڈپٹی سپیکر کی رولنگ کو نہیں مانتے' آپ ڈپٹی چیئرمین کی رولنگ کو نہیں مانتے اور پھر کہتے ہیں کہ آپ جمہوریت کے دعویدار ہیں' پھر کہتے ہیں کہ آپ ایوان کو جمہوریت کے مطابق چلانا چاہتے ہیں۔ غلط بات ہے جناب والا ! یہ بات آئین کی روح کے منافی ہے' یہ قانون کے منافی ہے' یہ rules کے منافی ہے' جمہوریت کے منافی ہے' پارلیمانی روایات کے منافی ہے' خدا را یہ انا کا مسئلہ نہ بنائیے۔ میں آپ سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ ملک میں جمہوریت اگر ہے تو اس کو چلنے دیجئے' اس کے راستے مسدود نہ کیجئے اور یاد رکھیئے کہ اگر آپ نے راستے مسدود کئے تو کوئی اور راستہ نکلے گا جو جمہوریت کے لئے نقصان دہ ہو گا اور پھر وقت نہیں ہو گا کہ آپ اس کا کوئی سدباب کر سکیں' آج وقت ہے' آج جمہوریت کو چلانے کا وقت ہے' آج جمہوریت کی حفاظت کرنے کا وقت ہے۔ خدا را ان ہتھکنڈوں سے جمہوریت کا راستہ نہ روکئے اور Rule 69 میں جناب validity چیلنج نہیں ہو سکتی۔

No officer or Member of Majilis-e-Shoora (Parliament) in whom powers are vested by or under the Constitution for regulating procedure or the conduct of Business, or for maintaining order in Majilis-e-Shoora (Parliament), shall be subject to the jurisdiction of any court in respect of the exercise of those powers by him.

یہ تحفظ جناب والا' کیوں دیا گیا ہے جناب کو یہ تحفظ جناب کو' اس لئے دیا گیا ہے تاکہ آپ کے تمام احکامات پر عملدرآمد ہو' جناب والا جو بھی حکم صادر کریں فوری طور پر ہر اتھارٹی کے لئے لازم ہے کہ اس پر عملدرآمد ہو ورنہ اگر یہ مقصد نہ ہوتا تو جیسے دوسرے افسران کے حکم ہیں وہ عدالت دیوانی یا دوسری عدالتوں کے مرہون منت ہوتے ہیں اور ان کے فیصلے کے تابع ہوتے ہیں اس کو بھی اس فیصلے کے تابع بنا دیا جاتا لیکن جناب والا نہیں جہاں تک اس ایوان کی کارروائی کا تعلق ہے اس میں آپ کا حکم ناطق ہے۔ یہ آئین کی دفعات ہیں' یہ وہ

آئین ہے جو بار بار آپ دکھاتے ہیں۔ یہ وہ آئین ہے جو متفقہ طور پر قوم کے نمائندگان نے قوم کو دیا۔ تو اس لئے اس پہ عملدرآمد کیجئے۔ پھر جناب والا ' آپ نے rules بنانے میں رول 217 rules کی شق(1) کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ہم نے یہ rules بنانے اور ان rules میں کہا'

217(1) "The Chairman shall preserve order and shall have all powers necessary for the purpose of enforcing his decisions."

جناب والا! آپ کو پورے اختیارات ہیں' آپ کو پوری طاقت ہے کہ آپ اپنے احکامات پہ عملدرآمد کروا سکیں۔ اگر جناب آپ کوئی حکم دیتے ہیں اور اس حکم پر عملدرآمد نہیں ہوتا تو پھر جناب آپ کو وہاں بٹھانے کا فائدہ کیا ہے۔ وہاں صدارت کی کرسی پہ آپ کی رولنگ ہر روز لینے کی کیا تک ہے۔ اگر کل کو خدانخواستہ کوئی رکن کہتا ہے کہ میں نہیں مانتا ہوں تو جناب والا' جناب سارجنٹ ایٹ آرمز کو کہیں گے کہ اس کو باہر نکالو' اس کو یہاں سے باہر پھینک دو۔ تو جناب اگر یہ قانون ہم نے بنایا ہے پھر اس میں

217(2) "For the purpose of enforcing the orders of the Chairman, there shall be a Sergeant-at-Arms to be assisted by such staff or officials, subordinate to him as may be necessary."

عارف

یہ powers آپ کو اس لئے دی گئی ہیں کہ جناب جو احکامات آپ دیتے ہیں ان پہ آپ عملدرآمد کرا سکیں۔ جناب مثال کے طور پر آپ حکم دیتے ہیں ایک ممبر جو unruly ہے ' ایک ممبر جو ہے وہ ہاؤس کی کارروائی کو نہیں چلنے دیتا ۔ تو کیا جناب جب تک وہ چلنے نہیں دیتا۔ جب تک آپ کی رولنگ پر عملدرآمد ہو نہیں جائے گا یہ بیٹھا رہے یا اس کو باہر نکال دو کیا تب تک کارروائی آگے چلے گی یقیناً نہیں چلے گی ۔ اس رولنگ کے بعد اگلی کارروائی ہوتی ہے۔ آپ ایک adjournment motion out of order کرتے ہیں ۔ پھر دوسری adjournment motion لی جاتی ہے ۔ جب تک وہ adjournment motion enforce نہیں ہو گی ۔ تب تک کارروائی آگے نہیں بڑھ سکے گی ۔ جب تک کسی resolution پر جناب کا فیصلہ نہ آئے گا ۔ جب تک آپ کی رولنگ نہ آئے گی کارروائی جناب والا آگے نہیں بڑھ سکے گی ۔ ایک amendment میں

move کرتا ہوں جب تک وہ dispose of نہیں ہوگی اگر اس کی legality or illegality پر آپ حکم نہیں صادر کریں گے تب تک کارروائی جناب والا آگے نہیں چل سکے گی۔

میں جناب والا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسی طرح کارروائی آگے نہیں چل سکتی جب تک آپ کی رولنگ پر عملدرآمد نہیں ہوتا کیونکہ آپ کی رولنگ کارروائی کا حصہ ہے دراصل یہ جناب Rules of Procedure کی خلاف ورزی ہے ۔ اور Rules of Procedure کو protect کرتا' اس کو enforce کرنا جناب والا آپ کا فرض ہے ۔ آئین کے مطابق فرض ہے اور ان قواعدو ضوابط کے مطابق آپ کا فرض ہے اور آپ کو اسی لئے یہ اختیار دیا گیا ہے 217 میں' آپ کی تمام powers موجود ہیں کہ اگر کوئی خلاف ورزی ہو تو اس کو enforce کرائیے کیونکہ اگر enforce نہیں کرائیں گے تو اس ہاؤس میں ڈسپلن نہیں رہے گا یہ نہیں ہے جناب والا یہ ممکن نہیں کہ جو گورنمنٹ چاہے اس میں تو enforcement ہو جائے اور جو انصاف کا تقاضا ہو اس کو اگر گورنمنٹ نہ چاہے تو ٹھیک ہے اس کو اسی طرح چلنے دیا جائے پھر جناب رول نہیں رہیں گے ۔ rule of law نہیں رہے گا ہر روز یہ کہتے ہیں کہ ہم rule of law میں believe کرتے ہیں اگر rule of law میں believe کرتے ہو تو پھر آئیے اس rule of law کو تسلیم کریں۔ چیئرمین کی رولنگ کو تسلیم کریں۔

چوہدری شجاعت حسین کو اس ہاؤس میں لاؤ ۔ چوہدری شجاعت حسین اگر اس ہاؤس میں آئیں گے تو کوئی قیامت برپا نہیں ہو گی وہ اس ہاؤس میں پھر بھی آپ کی custody میں رہیں گے ۔ آپ ان کو ڈیڑھ بجے سیشن کے ختم ہونے کے بعد پھر لے جائیں گے آپ تفتیش کیجئے آپ مقدمات بنائیے آپ دس کی بجائے بیس مقدمات ان پر بنائیے ہمیں اس کی غرض نہیں ہے نہ ہی وہ مقدمات سے گھبراتے یا ڈرتے ہیں آپ نے ان کا statement بھی اخباروں میں پڑھ لیا ہے ۔ لیکن جناب والا! حکمران تو قانون کی خلاف ورزی نہ کریں۔ رول کو تو پامال نہ کیجئے اور اس سے انہوں نے ایک constitutional crises کھڑا کر دیا ہے ۔ اور شاید ان کو یہ احساس نہیں ہے اسپیکر بھی آپ کی رولنگ سے ناراض بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی ہاؤس میں نہیں آتے' ڈپٹی اسپیکر بھی آپ کے خلاف رولنگ دے چکے ہیں یہاں بھی رولنگ آپ کے خلاف آ چکی ہیں تو آخر اس بات کا کیا فائدہ ہے؟ میں حزب اقتدار کے اراکین سے بھی جناب والا یہ سوال کرتا ہوں کہ آخر یہ constitutional crises پیدا کرنے کا کیا فائدہ ہو گا کس کو فائدہ ہو گا

خدا را اس constitutional crises کو ختم کیجئے اور authority of the chair کو تسلیم کیجئے۔ جناب والا میں تھوڑا سا ایک اور reference دینا چاہتا ہوں ۔ اور یہ جناب Indian Constitution کی commentary Indian کی freedom of arrest -----

جناب چیئرمین۔ یہ reference کیا ہے جی اور by whom ۔

Ch. Muhammad Anwar Bhindar: This is commentary form the Indian Constitution by Shakhdher..

" It is very old privilege. In 1453, Thomas thought the Speaker of the Commons was imprisoned by the court of exchequer for non-payment of fine due to the King. The Commons c[illegible]laimed to the Lords and the King and demanded the immediate release of their Speaker. The Lords consulted the Judges who held that if a member of the parliament was arrested, he should be released so that he might be free to attend the Parliament. In Fairy's case, a member of the House of Commons was arrested as a surety for the death of another. The Commons sent their Sergeant with a writ. There is no further authority. Then he may demand his release from the imprison. After some resistance he was released "

یہ جناب دوسری پارلیمنٹ میں تو یہ اختیارات ہیں ۔ دوسری پارلیمنٹ میں تو اس طرح جناب ان کو بلایا جاتا ہے ۔ اتھارٹی مانی جاتی ہے لوگ release کر دیتے ہیں ہم تو کہتے ہیں کہ خدا را آپ نے قانون بنانا ہے اس پر عملدرآمد کیجئے رول پر عملدرآمد کیجئے ۔جناب والا پوائنٹ آف آرڈر ہمارا یہ ہے کہ یہ کارروائی اس ہاؤس کی آگے نہیں چل سکتی ۔ ہم دوسری کسی موشن پر نہیں جا سکتے جب تک جناب کی یہ رولنگ نہیں مانی جاتی۔ اس پر عملدرآمد نہیں ہوتا اور Rules of Procedure پر عمل نہیں ہوتا۔ جناب Rules of Procedure کا حوالہ دے رہے ہیں ۔ ہم کہتے ہیں کہ 72(a) Rule پر جب تک آپ عملدرآمد نہیں کریں گے یہ کارروائی آگے چل نہیں سکتی آپ کوئی کام اور دوسرا نہیں کر سکتے اور اس ہاؤس کو آگے چلانا یا اس ہاؤس کا اور کوئی کام کرنا نا ممکن ہو گا اس لئے اس رولنگ پر خدا را عملدرآمد کیجئے ۔ چوہدری شجاعت حسین کو ہاؤس میں لائیے اور پھر

اس کے بعد کارروائی آئندہ شروع ہو۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر۔ میں جناب اجمل خٹک اور جناب انور بھنڈر کی رائے سے بالکل متفق ہوں۔ میں صرف اس میں یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب راجہ ظفر الحق کمیٹی بنائی گئی تو انہوں نے چوہدری شجاعت حسین کو Leader of the Opposition مقرر کیا تھا تو ان کو یہاں نہ لانے کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ پوری اپوزیشن کی ہتک اور تضحیک کی جا رہی ہے اس نقطہ نظر پر بھی آپ غور کر لیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! قبل اس کے کہ میں آج کی صورتحال پر اپنی معروضات پیش کروں میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ

Let us have once more the reading of Rule 72 (a) :

> "The Chairman or Chairman of a Comittee may summon a member in custody on the charge of any offence or under law relating to preventive detention to attend a sitting or sittings of the Senate or meeting of a Committee of which he is a member if he considers his presence necessary On a production order signed by the Secretary or by any other officer authorized by the Chariman in this behalf address to the Federal Government or as the case may be the Provincial Government where the member is held in custody or to the authority having or holding custody of the member the Federal Government or the Provincial Government or such other authority shall cause the member in custody to produce before the Sergeant at Arms who shall after the conclusion of the sitting of the meeting deliver the member

into the custody of the Federal Government or the Provincial Government or other authority as the case may be."

Mr. Chairman, I am at the moment not having with me section 3 of the Prisons Act because section 3 of the Prisons Act supports the view point which is advanced by the Chair from there saying that this rule talks of physical custody. There is no question of constructive custody.

جناب چیئرمین۔ وہ تو میں نے رولنگ میں بھی clarify کر دیا ہوا ہے۔

So, I don't think that is the issue anymore.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اب میری عرض یہ ہے جناب کہ جس دن میں آپ کے سامنے اپنی معروضات پیش کر رہا تھا-----

جناب چیئرمین۔ میں نے یہ بھی کہہ دیا ہوا ہے۔

In my ruling, I have clarified that the word 'custody', in Rule 72(a) means 'physical custody', I have also said that in this case that custody is with the FIA.

تو یہ clarify ہو چکا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ٹھیک ہے جناب۔

Now this position having been made clear by you.....

اب اس میں کوئی doubt ہی نہیں ہے کہ custody جو کورٹ کی custody کی بار بار بات ہو رہی ہے کہ یہ کورٹ کا اور اس پارلیمنٹ کا تضاد پیدا ہو گا یہ بالکل غلط بات ہے۔ بات سیدھی سی ہے کہ physical custody جس کے پاس بھی ہے اس کو چیئرمین صاحب کا آرڈر پہنچے گا and that will be complied with۔ جناب چیئرمین! بات یہ ہے جیسے کہ سینیٹر اشتیاق اظہر صاحب نے ابھی آپ کے سامنے کھڑے ہو کر کہا کہ اس طرف کے جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان کا لیڈر نہیں ہے آج۔

For today, Ch. Shujaat Hussain is the Leader of the Opposition. The Opposition is not complete and I will therefore supplement my argument by saying

that the House is not complete

اور آپ کی رولنگ پر اگر compliance نہیں ہوتا ہے اور آپ کی رولنگ پر عملدرآمد نہیں ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ Chair کی رولنگ کی کوئی sanctity نہیں ہے۔

اپنی بات کو جناب میں آگ بڑھاتے ہوئے حوالہ دوں گا ۵ تاریخ کی debate کا۔

This is 5th of December, I will quote. This is what the Law Minister stated here at the floor of the House

یہی سوال پیدا ہوا کہ Chair کی ruling موجود ہے اس کا compliance کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ اس طرف سے یہ بات کہی گئی کہ چونکہ ممبر خود موجود ہے لہذا compliance کا اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب اس context میں جو Law Minister صاحب نے فرمایا وہ میں آپ کی خدمت میں پڑھ دیتا ہوں۔ یہ سینیٹ کی ۵ دسمبر کی debate میں سے ہے۔ "سید اقبال حیدر۔ سر، میں صرف گزارش ہی کر سکتا ہوں۔ معزز قائد حزب اختلاف اپنا نکتہ نظر رکھتے ہیں اور مندوخیل صاحب خفا ہو جاتے ہیں۔ جب میں قانون اور آئین کی بات کرتا ہوں تو چیئرمین کی رولنگ کو نظرانداز کرنے' disregard کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انگریزی میں فرمایا۔

Sir, we have full respect and regard and immediately the court ordered, even made a reference for purpose of attending the session of the Senate, Ch. Shujaat was immediately brought to the Senate and we will follow the same practice" This is the statement on the record. We will follow the same practice. There is no question of preventing any Member of the Senate from attending this session in accordance with law.

یہ rider انہوں نے لگایا ہے in accordance with law. آگے پھر ان سے سوال پوچھا گیا۔

"The Acting Chairman: Are you following the ruling of the Chairman"? Answer " Sir, the order has been issued by the court, in respect and acknowledgement of the ruling and not otherwise,".

In compliance and in obedience of ruling of the Chair, ہم stand نہیں تھا کہ کہیں بھی یہ ان کا کہنا یہ تھا کہ we will not produce the Member, who has been detained all along

اب اس eventuality کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ ممبر یہاں آ چکا ہے ۔ لیکن آخر تک ان کا یہ view تھا کہ ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ چیئرمین کی رولنگ کو ہم flout کریں گے ۔ دوسری statement ملک قاسم صاحب کی ہے ۔ یہ ۶ دسمبر کی ہے ۔

on the floor of this House. If any Member is prevented in future , then the question will arise What is happening is that a ruling has been given by the Chairman and somebody is trying to flout it or not trying to flout it When that is not there , when nobody is doing anything, then there is no cause of action When there is no cause of action, then why they do go out.

جناب والا! آج چوہدری شجاعت حسین کو نہیں لایا گیا ۔ میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ All cause of walk out کہ ہم بلاوجہ walk out کر رہے ہیں ۔ ہمارے پاس کوئی action نہیں ہے ۔

Then, further on, they should realise how much money is being wasted We talk a lot . We talk every thing that what happened in the country-

اور اس کے بعد ایک اور جگہ لیڈر آف دی ہاوس نے فرمایا۔

"Why do they say that? What do they want? They are democrats They say that we believe in democracy. We believe in the freedom of speech They say we believe in this thing unless and until from my action they can prove it to you or they can prove it to the people that I am flouting something, then they have every reason to do everything. That point has not arisen There is nothing which we have flouted. We have not prevented a single Member to come in and attend the Senate. We are facilitating everyday for 3 Members to come and attend the Senate. That is a proof that we are facilitating That is a proof that we are not preventing anybody. Then why do they say that we are flouting. Has any Member been stopped, after the ruling? Has it been ordered that so and so should be brought and we have not brbught?" This is what was the statement of the Leader of the

House on the floor of this House Sir. We have made the mockery of this place We have no respect for this Parliament. We have no respect for the sanctity of this Parliament. I have not quoted the statements which are given in the long past. These are the statements given three or four days back.

جس میں clear statement دیا گیا ہے کہ جناب ہم نے flout نہیں کیا ۔ کسی کو prevent نہیں کیا۔ چیئرمین کی رولنگ کو flout کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے ۔ جناب چیئرمین عرض یہ ہے کہ ہم ممبر کیا ؟ اور آپ چیئرمین کس کے؟ اگر آپ کی رولنگ کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ آپ جو کچھ فرماتے ہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے تو پھر ہماری کیا حیثیت ہے؟ چونکہ آپ ہمارے چیئرمین ہیں ۔ گورنمنٹ کا جو بھی موقف ہو لیکن میں یہاں فلور پر ان کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ جناب یہ جمہوریت کی روایات ہیں ۔ ہاؤس چل نہیں سکتا۔ یہ controversy اس وقت دونوں Houses میں ہے۔ جیسے میرے فاضل دوست بھنڈر صاحب نے فرمایا ' انہوں نے اپنا ایک stand لیا ہے ۔ ان کی ایک contention ہے ۔ اسی طریقے سے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر یہ دونوں ان کے اپنے بندے ہیں انھوں نے بھی stand لیا ہے کہ ہاؤس complete نہیں ہے۔ اور مجھے بتایا گیا ہے

that the Privilege Committee to which the matter has been referred is also holding the same view. Two very important personalities of that House, they say..... Mr. Chairman, there is one very important factor that is to be kept in mind and that is that Rule 90 is lesser enforced as compared to Rule 72 here, of this Senate Rule. That Rule is not so clear. I will say there is some ambiguity with which that Rule suffers, but in this particular Sir, and I am told that this Rule was violated by the Law Minister himself.

یہ بالکل clear rule ہے ' رول ۹۰ ' اور وہاں میں سلام کرتا ہوں سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کو جنہوں نے بالکل clear cut stand لیا ہوا ہے کہ جناب آپ چیئر کی رولنگ کا ' چیئر نے جو production order دیا ہوا ہے اس کا احترام کریں اور ممبران کو produce کریں ۔ محترم چیئرمین بات یہ ہے کہ technically جب 72 (a) کا compliance نہیں ہے ۔ چوہدری شجاعت جو

آج لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں وہ یہاں موجود نہیں ہیں اور ہمارا stand یہ ہے کہ ہاؤس مکمل نہیں ہے ۔ بھنڈر صاحب نے بھی یہی فرمایا ۔ جناب ہمارے خٹک صاحب نے بھی یہی فرمایا۔ اشتیاق اظہر صاحب نے بھی یہی کہا اور میں بھی یہی کہتا ہوں کہ ہاؤس complete نہیں ہے۔ آگے کیا کارروائی کریں گے ؟ جناب چیئرمین پہلے اس بات کا فیصلہ کریں کہ کیا یہ ہاؤس مکمل ہے؟ یا آپ ایک غیر مکمل ہاؤس کو لے کر آگے چلیں گے۔ محترم چیئرمین اگر ہاؤس مکمل نہیں ہے اور آپ کی authority کی کوئی sanctity نہیں ہے تو پہلے یہ بات طے ہونی چاہیئے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟

Are we to be governed, guided, controlled, regulated by the whims of the Government or we are to be controlled, regulated in our conduct by the rules, regulations and the Constitution. There is no statement from the other side saying کہ آپ کی رولنگ آئین کے خلاف ہے ' لہذا ہم عمل نہیں کریں گے۔ کھلی کھلی بات کریں۔فرماتے یہ ہیں کہ We will obey the ruling if it is in accordance with the Constitution and law یہی بات بار بار منسٹر صاحب کہتے رہے ہیں ۔ جناب یہی کہتے رہے ہیں کہ we will obey every ruling.

Mr. Chairman: I think.....

جو بولنا چاہتے ہیں نام دے دیں ۔ پہلے سینیٹرز اور بعد میں منسٹرز۔ امداد صاحب آپ کو میں پورا موقعہ دوں گا جو نہیں ہو سکتی وہ بھی سن لیں گے ' آپ کی بات سنیں گے ' لیکن آپ نام دے دیں جو بھی بولنا چاہتے ہیں۔ یہ بھی سنیں گے کہ نہیں ہو سکتی۔ میں یہ بھی بحث سنوں گا آپ کی بات سنوں گا ان سے پوچھوں گا۔ آپ کا یہ پوائنٹ بھی سنوں گا۔آپ کی ساری بات سنوں گا یہ بھی سنیں گے جی جناب آفتاب احمد صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ جناب ذرا یہ نام لکھوالیں تو پھر بات کروں گا۔

(وقفہ)

(اس موقع پر اس موضوع پر تقریر کے خواہشمند سینیٹرز نے اپنے نام درج کروائے)

جناب چیئرمین۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ جناب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہم بات کرتے ہیں

جناب چیئرمین supremacy of parliament کی، ہم یہ کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ سپریم ہے اور پارلیمنٹ کا composition, constitution, powers ممبرز کا اختیار، استحقاق تمام کے تمام regulated ہیں اور آپ اس کے custodian ہیں۔ آپ چیئر پر بیٹھتے ہیں۔

You are the person who was controlling us, you are the person who is charged, who is really charged with the duty of seeing that the Parliament is running according to the rules and the Constitution. Now therefore, then Mr. Chairman, a ruling has been given by you and the government feels, if they have this view that the ruling is against the rules or it is against the Constitution. Let them say so, let them say so in the National Assembly that Mr. Speaker and Mr. Deputy Speaker, your observations, your rulings are in violation of the constitution and the rules running the National Assembly. Similarly, Sir, here in this House, in the Senate, let them say very clearly that Mr. Chairman, your observations, your rules and the ruling that you have given for the production of one of the Members of this House, is against the Constitution. They are not saying this. This does not lie in the mouth of the other side to say that this ruling is bad, against the Constitution or against the rules. Mr. Chairman, if this is not their contention, then, not following the ruling is based entirely on bad motive, that is intentioned. It is something which is based on policy of pick and choose. And this is something, Sir, which will in fact destroy the democratic institutions of the country. And therefore, Sir, not only Mr. Chairman! you but through you I will make an appeal to them, I will join hand with Mr. Bhinder in saying, in making appeal to them that, please do not disapprove these institutions. You have faced eleven years of Martial Law. This country has been facing only Martial Laws you just calculate the period during which we have had elected government and the total period in which we had Martial Law in this country. Are you inviting them again? Do you want them to

come again? Have you left your doors open for them on these very petty matters. This is no matter at all because you do not like Ch. Shujat, because you do not like Sh. Rashid and that's all. You will flout the rules, you will flout the constitution, you will do every thing, you will flout the ruling of the Chairman. This is no policy at all. You are killing the system, you are finishing the system. The system is over. If today you are not respecting the ruling of the Chairman, no functionary will respect the ruling of the Chairman. Where we, the Members of the Parliament will stand? Where we will go?

Mr. Chairman! Therefore,-I will say with folded hands Where will we go? I will say with folded hand because on that side also there are sensible people. They are people who are well read, literate, they know the law. I compliment them they know the law and they will appreciate the position. We are in a very critical position. Mr. Chairman, I will only say that this is good, this is proper that we are not concerned with Mr. A, B or C. Whether A is produced or not, B is produced or not, we are not concerned; it is the question of following the ruling. That is the whole thing. Mr. Chairman, kindly remember that when the Session was announced in April, we were in jail. I have told you at the time of making my submissions on 72-A also that when the Session was announced, we were in jail and they asked us, "Make applications to all the courts for seeking permission of the court to be produced in Senate. We did make applications in some courts and we got permission of some courts to attend the Session and the Session commenced on 2nd of May and on 10th of the May. Mr. Chairman, I must congratulate you, this rule was passed on 10th of May this rule was passed 72-A was incorporated in the Rules. Mr. Chairman, they themselves introduced this rule, got it passed it was their government and after the introduction and

passing and incorporation of this Rule, Mr Chairman that we have been brought here in every session of the Senate, in every Committee meeting or the meeting of the Senate. Nobody is prevented. No question of prevention. The Chairman of the Committee was to send a production order, that was sufficient for our having been brought here in the Committee meeting or in the Session. So, my humble submission is that they had been themselves instrumental in getting Rule 72-A passed from this House, jointly and unanimously. After once having taken a position, after once having acted in particular manner, after once having known it that without your production order or of this Honourbale Parliament and Chairman of the Committee, we cannot be brought, they have done it, Sir and after acting in that manner, we have been brought here. They cannot now turn round and take entirely different position that this is against Constitution and against law and against procedure. I will therefore, appeal again that this rule may kindly be followed in letter and spirit. Let Ch. Shujaat be brought here. It is not the question of Ch. Shujaat. It is a question of institution. It is the question of, Mr Chairman, the value, respect dignity of the Chair and therefore, I will appeal again again and again, please do not contest this position. This should not be contested. Respect the Chair. You are then strengthening the democratic institutions. Thank you, very much Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Mr Imdad Ali Awan Sahib.

Mr Imdad Ali Awan: I want to draw your attention to rule 216, regarding decision on point of order". Sub-rule 3 No debate shall be allowed, the word is "shall". We see everybody gets up here and he says that he wants to discuss. No debate shall be allowed on a point of order but the Chairman may, if

you want to have some suggestions from any member, even the Chairman may, if he thinks fit will hear a member before giving his decision.

Mr. Chairman: So I am hearing the members.

Mr. Imdad Ali Awan: My submission is , you are not asking anybody to give the comment but every body is rising on the point of order on the same point of order.

جناب چیئرمین۔ اسی Point of order پر میں آپ کے views لے رہا ہوں۔

Mr. Imdad Ali Awan: Sir, my humble submission is that this is a debate.

Mr. Chairman: So, we will call it views. So, would you like to give your views, Rabbani Sahib. I would like to hear views so I can decide this matter

Mian Raza Rabbani: I am grateful, Sir. I would limit my views to the extent that....

جناب چیئرمین۔ میں نے اسلئے بات کی تھی کہ امداد صاحب وکیل ہیں۔

You can give your views or your opinion or your suggestions or your interpretation I am hearing you .

Mian Raza Rabbani: Thank you. Sir, I am grateful. I would just like to limit my expression of views in assisting the Chair. In coming to a conclusion on the simple point as to whether the House is complete or incomplete, because a lot has been said on both sides about Rule 72(a) and a ruling has come Therefore, I would not like to touch on that subject. I would submit, Sir, that according to my interpretation of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate which have been framed under the Constitution. The overall scheme of the Rules,

if read as a whole, does not conceive a concept of an incomplete House. Say that (a) there is no specific rule as such which deals or is related to this question of the House being complete or incomplete or as to what are the ingredients when a House is complete or incomplete. But as I said, if one was to read the Rules as a whole and to see certain specific rules, then one would come to the conclusion that the bottom line of the House being incomplete would be in terms of Rule 5 of the Rules of Procedure and that is the question of quorum. Sir, I will come back to rule 5. I would like to first of all draw your attention to rule 15(3) of the Rules of Procedure. Rule 15(3) is under the chapter which is entitled. I wouldlike to draw your attention to 15(3) in particular, which states, "where a member is prevented" and I will stop here, and an emphasis on the word 'prevented' means that all considerations have been taken into account when this rule was being framed. By the word, 'prevented', or as it further goes on to say or ' incapacitated from making such an application ', 'prevented' would mean that should a Memberbe under detention or should he be arrested. Therefore, I would say that a Member under detention or a Member under arrest would be treated as a Member on leave. I would then draw your attention, Sir, to Rule 17 which again shows that "if a Member is absent for so many consecutive sittings, then his seat becomes vacant" I am trying to draw an analogy over here in Rule 17 the rule framers are conscious of a fact that a particular member may not be attending a House or the sitting of a House or a session for a protracted period of time. But they have not at the same time provided an accompanying Rule which would have said that in such a case if so many members are not present then the House is to be considered as incomplete. If this plea is taken that the House is incomplete because a particular member is not present, I would say that according to the Rules of Procedure of

the Senate there is no such concept because then it would be impossible for the House to function if such a ruling was to come from the honourabale Chair

Mr. Chairman: I think, the point is, one situation is where the membercan come but he is prevented by illness or prevented by being abroad or something like this. The situation is where he is prevented in violation of procedure. At the moment the argument being raised is this that a direction has been given under rule 72(a). In violation of that ruling a member is not present. That is the issue, I think. That is the precise issue.

(interruption)

Mr. Chairman: So, that is the precise issue. It is not so, members remain absent. In that situation you are quite right The quorum is complete and wecan proceed. But here is a new situation which has been arisen in the last so many years that a direction is issued by the Chairman under the rules It is not my personal direction. It is a power given to me by the House and under that power the Chairman has issued a direction. In violation of that, the member is not being produced. Then what is the position?

Mian Raza Rabbani: Then again Sir, most humbly I would submit that the question as you have framed it now would then be (1), what are the consequences or what would be the fall out if a ruling given by the Chair is not implemented or not adhered to.?

Mr. Chairman: No. The rulings are of many kinds. Let me explain it so that it is clear.

Mian Raza Rabbani: Sir, I have understood what you are saying. I would just like to submit that according to me then the question would be as to

what would be the fall out of the non-implementation of the ruling of the Chair? And not as has been contended by the honourable members, that the House cannot proceed on the simple premise, that the House is incomplete because a member is not present.

Mr. Chairman: Supposing 10 members are not present.

Mian Raza Rabbani: The House will still proceed

Mr. Chairman: 20 are arrested at eight O'clock and the Session is at ten O'clock.

Mian Raza Rabbani: Sir, the House would proceed

Mr. Chairman: 30 are arrested and cannot come

(interruption)

Mr. Chairman: 30 people are arrested at eight O'clock and the Session is at nine O'c lock, then and can they do legislation?

Mian Raza Rabbani: Sir, yes, the House is complete My submission is this that the House is complete and, if you would like, I can give you citations from decisions of the Chair where it has been held that simply because the attendance is thin, does not mean that a debate or a bill cannot be passed or legislation cannot take place.

Mr. Chairman: That is not the issue. As I said thin attendance even, let us say if there is a thin attendance and no issue of quorum is raised

ایشو یہ ہے کہ کام چلتا ہے، چلتا رہتا ہے

that a person is forcibly prevented in violation of Rules of Procedure in the light of the ruling of the Chair. That is the issue

یہ بھی رولنگز دے دیں تاکہ we can examine them also۔

Mian Raza Rabbani: I would most humbly submit again Sir, that, that would be a question of the fall out of what would happen if the ruling is not adhered to or not implemented by the Government. But it would not be a question that the House is incomplete and therefore, proceedings cannot take place.

Mr. Chairman: You see in a parliamentary system numbers matter. It is very important. Supposing there is a Government جس کی ایک کی majority ہے and on a crucial day when some legislation is to be passed وہ دو کو گرفتار کر لیتے ہیں just before the House is to begin کیا کریں گے پھر آپ۔ Supposing, it is hypothetical.

Mian Raza Rabbani: Sir coming back to your own argument, the point is that let us say that this happens at 8 O' clock and the session is at 9 O'clock.

Mr. Chairman: Session let us say at 8.50.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: But then still one would not have time enough the Chairman or the Speaker as the case may be to give effect to Rule 72(a) or to rule 90.

Mr. Chairman: Why not. I can give

میں اسے adjourn کرتا ہوں آدھ گھنٹے کے لئے گھنٹے کے لئے دو گھنٹے کے لئے۔ جا کر ممبر کو لے آؤ کوئی دقت نہیں ہے۔

Mian Raza Rabbani: Sir I would again most humbly submit that according to the rules and according to the scheme of the rules there is no

concept of an incomplete House. Yes what would be fall out of the non-implementation of a ruling of the Chair is something which is wide open for debate and that can be gone into. But right now, I was just addressing myself on the concept of whether there is such a thing as an incomplete House or not. According to me, according to the scheme of the rules as I have read out certain specific rules to support myself that there is no concept of an incomplete House. I would just briefly shuttle back to what Bhindar Sahib had referred to Rule 217. Rule 217 Sir is (1) under the Chapter of Maintenance of Order. If you would see Maintenance of Order says "the Chairman shall preserve order and shall have all powers necessary for the purpose of enforcing his decision". So, what he read out was in terms of the Chairman having all powers and the Sergeant-at-Arms and his his paraphernalia in terms of maintenance order in the House. This rule I am not going into a question as to whether the Chairman is competent under the rule 72(a) or not that is not my point. But I am just saying that the rule that was cited i.e 217 has no relevance to the argument that was being advanced by the honourable member because this rule specifically deals with the maintenance of order by the Chairman within the House that is why the Sergeant at Arms and the paraphernalia is there. Sir, the ruling that Bhindar Sahib referred to, I think it was from the Indian Constitution. I would like to draw your attention Sir to a ruling I am not sure I think may be you were the Law Minister at that time I am not sure, but it is a decision No.98 at page 213 of our Books of Decision, Sir.

Mr. Chairman: This is rule from which year to which year?

Mian Raza Rabbani: Sir, this is 1985 to 1987. Sir, this relevant portion 213, there is discussion and then finally the relevant portion is at 218 and

I will read from here. "There is also another aspect of this case". This is a case of Afaq Shahid when he was arrested and a privilege motion was moved. There is also another aspect of of the case as the honourable Minister has stated. There is criminal charge against the gentleman. It is not for this House. It is not for you and me, when the case is subjudiced, to pass judgement on it. I think some of the remarks pertaining to the administration of justice in this country or the charge that credibility of law.....". Sir, this is not relevant for us. But here again quoting from the Parliamentary Practice.

> "The privilege of freedom from arrest cannot extend to or be extended to operate where a member of Parliament is charged with an indictable offence."

Here is that offence, right or wrong. This is not for you or me, at this stage or this House to decide. It is already before a competent court. The court has jurisdiction and that court will in due course decide it. When it says the House will not allow, I think this is very important. Even the sanctuary of its walls to protect a Member from the process of criminal law and further through a service of criminal process on a member within the precincts of Parliament may be a breach of privilege, even then the House will not allow the sanctity of its walls to protect him. A member released on parole, if he is charged with the criminal and an indictable offence, cannot attend sittings of this House and so on and so forth it goes.

So the basic principle Sir, is that I have just cited this ruling because Bhinder Sahib had said that other Parliaments go to the extent of releasing people for the purposes of extending them the facility of coming to attend the session. The point that I was trying to make here was (a) to show that it is also stated in May's,

it is also stated in Kaul that as far as criminal offences are concerned, there is no privilege that is made out

(interruption)

Mian Raza Rabbani: As I said, I am not going into whether 72(a) is a good rule or a bad rule. Whether it is operative. Whether it is not operative because discussion on that has already taken place and even the Chairman, I think, has not observed in the ruling because I don't think the detailed ruling has come out as yet

جناب چیئرمین۔ دیکھیں basic جو میں نے کہا تھا ایک تو

I said that the rule is valid. It has been framed under Article 67. It is not ultra vires. That the word 'custody' in 72(a) means 'physical custody', and presently that is with the FIA. I had also relied on the Karachi case of Mr. Asif Ali Zardari to say that in that case the Sindh High Court had said that there is no law preventing the Provincial Government from making arrangements to produce the MNA before the House and on the same analogy I said there is no law which prevents the Federal Government. If they want to produce him they may

Mian Raza Rabbani: Sir, I would just sum up on this point I don't think that I have to emphasise the question of the Chair proceedings with the House because I think that is not the question at this moment because if that was so then there are a number of citations that

جناب چیئرمین۔ دے دیں، وہ بھی دے دیں۔

Mian Raza Rabbani: But Sir, that is not in question at the moment. If that stage arises then at that time I could take the floor and assist you but because I would not like to waste time but simply I would say Sir, that the scheme of the

rules does not provide for a concept of a House being incomplete That in a nutshell are my arguments. Thank you, Sir

Mr. Chairman: Yahya Bakhtiar Sahib would you like to say anything on this?

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you, Mr. Chairman, Sir, I have already submitted and I would submit again that we have been talking about the supremacy of the Parliament I have read Prof. Khurshid's statement in the newspapers yesterday. We must keep this in mind it has got limitations I will read from the Constitution

> "Whereas sovereignty over the entire Universe belongs to Almighty Allah alone and the authority to be exercised by the people within the limits prescribed by Him is sacred trust."

So, Sir, this sovereign power is limited. It has to be exercised within the limits prescribed by Allah. I am not going to any detail. I am not opposing that Ch Shujaat Hussain may not be brought to the House. But my submission is and I am not going to make a big speech what the provision of the rule is , the Chairman or the Chairman of a Committee may summon a Member in custody on the charge of any offence , any offence-- some offences may be bailable , some may not be bailable. So this excuse from that side that he should approach the court is not always possible Sir. Because the court may say, we cannot release him on bail. It is sedition. It is murder or whatever it is So this fact should be kept in mind Because the word is so clear, Chairman or Chairman of a Committee may summon a Member in custody on a charge of any offence, or under detention So the important thing is that in certain cases, even if a Member wants to go to court and

apply for bail, he may not be able to do so (b) He may not be in a position to approach the court at all. Supposing he is detained and he has no access to the court or otherwise he cannot afford to , or he cannot approach the court. So, I will request the treasury benches please respect this ruling for the simple reason that there is no other way out for you. If an accused person or a detained person cannot approach the court -- there are two parties before the court, the prosecutor and the defence or the accused. So, don't say he is in the custody of the court, we are helpless. Government is not helpless, such a Government should resign, if it is helpless. Government should approach the court and say the Chairman has ordered this man to be produced and we ask that the custody be given to us or he may be released on bail. It is upto them because the Chairman never said that he should be released. He should be brought before the House. So, I will request that it is not always possible for a person who is detained or who is charged of an offence, to approach the court, or court may not allow him to come. He may not be released on bail. So, it is their duty because the words are very clear that this must be obeyed . Chairman or a Chairman of a Committee may summon a Member in custody, charged of any offence under any law relating to preventive detention, to attend a sitting of the Senate or meeting of the Committee of which he is a Member, if he considers his presence necessary. Sir, under these circumstances, I will say that they have absolutely no choice. The wording is very clear . I thought , perhaps it may have to be interpreted. It is not. I could have told them to go to Supreme Court under Article 186, get an interpretation from there. Make a reference there if you are not satisfied with the ruling of the Chairman. I am personally satisfied. There is no ambiguity. But if they still think that the law is not clear or they are not sure about it, then Article 186 is there. President may move the

Supreme Court that whether the ruling of the Chairman on this subject is correct or not. This is all. I tell them please you have no choice. If a person cannot move himself the court , you have to move, but he must be brought. Ruling must be obeyed. Thank you.

جناب چیئرمین۔ جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد خان گچکی۔ جناب والا نہ میں آپ کی پرانی رولنگ پر بحث کروں گا نہ میں کسی کو اس کے بارے میں --- تو خیر جو بھی ہو اس پر بات کریں گے۔ لیکن میں ۲۱۶ کا جو چھٹا نقطہ ہے کہ نقطہ اعتراض نہیں ہے۔ اس کے بعد میں ۶۱ کی طرف آتا ہوں۔ جو پریویلج موشن ہے اور اس کے مطابق بھی یہ ہے کہ ایک دو گھنٹہ پہلے سکیڑری کو تحریک استحقاق موو کی جا سکتی ہے۔ جناب والا ویسے بھی یہ ہماری tradition ہے کہ کوئی بھی Privilege Motion یا Adjournment Motion یا کوئی نقطہ اعتراض اگر چیئر اس کی رولنگ نہ دے تو proceeding آگے نہیں چلتی ' یہ Rules of Procedure میں ہے ۔ جناب والا لیکن اگر کوئی point of order اٹھایا جاتا ہے ' point of order اٹھانے کے بعد اگر اس میں properly ایک پیپر رکھی گئی ہے ' فرض کر لیں ہے کہ point or order ہاؤس کا استحقاق فلاں A,B,C, ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو اس کے لئے ایک proper time ہوتا ہے ' اور مسٹر بھنڈر کا D, یہ استدلال دینا کہ چونکہ ہم نے point of order اٹھایا ہے اور جب تک point or order پر آپ رولنگ نہیں دیں گے اس وقت تک بات آگے نہیں بڑھتی ' میں سمجھتا ہوں جناب والا ' میرے نقطہ نظر سے ' میری opinion کے مطابق یہ point of order نہیں بن سکتا ' اس لئے کہ proper time پر اس کو move ہی نہیں کیا گیا ہے ' ہاں اگر Privilege Motion move ' کیا ہے تو اس کا ایک proper وقت ہے ۔ تو پھر تو یہ ہے کہ تمام کارروائی کو suspend کر کے آپ اس Privilege Motion کو لے لیں ' دوسری بات جناب والا کہ اگر ایک ممبر ایک ہاؤس میں نہیں ہے ' say لیڈر آف دی اپوزیشن موجود نہیں ہے تو ڈپٹی لیڈر آف دی اپوزیشن بنایا گیا ۔ تو جناب والا یہ کہنا کہ چونکہ چوہدری صاحب وہ ڈپٹی لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں ' مجھے پتہ نہیں کہ کب ڈپٹی لیڈر آف دی اپوزیشن بنے ' after the arrest بن گئے یا اس سے پہلے ' لیکن اس میں بھی کوئی

منطق نہیں ہے ۔ منطق تو اس صورت میں بن سکتی ہے کہ proper time پر آپ ایک چیز کو رکھیں اور اس پر بحث کریں ، تب تو آپ کی رولنگ کی بات آتی ہے اور رولنگ آپ دیں گے ۔ کتنی بھی اس ہاؤس کی بات صحیح ہے ۔ لیکن چونکہ وہ proper time پر نہیں رکھا گیا اس لئے یہ point or order نہیں بنتا ۔ میں صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب ۔ جی خلیل صاحب۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: Thank you Mr. Chairman. I have a very simplistic and down to earth point of view or view, whatever you call it. As regards the sanctity of this House and the role of this House, Sir, we are in such a mess that we have never been before. We are on a crossroad. We are in a situation that we have never been there before. Opposition is totally polarized, the Government is adament for some strange and unknown reasons. There is no meeting point. There is total disunity within us, amongst us as a nation and as a country. Sindh is burning. We have a completely disturbed set up in N.W.F.P. Punjab has this problem. Balochistan has its own problems. We have severe law and order situation. Corruption is rampant. Kashmir policy I don't know where is it going. We have no neutral policy. These are the points that this country is facing. But both the Houses for the last month and a half are engaged in a futile discussion which can be sorted out by production of couple of people who belong to these Houses. Why is this being done? Is it being done purposely? Where are we going? What is the meaning of this Sir? What is the future of this Parliament? Sir, the Government, Mr. Chairman is the product of this Parliament, the people in the government are the product of this Parliament and if the Government starts destroying this Parliament, in these ways, where the hell we are going? Where are we going? I would like to know that. We have been heard and we have been made

fool ? Look at the newspapers what they talk about. look at the common man in the street, he is laughing at us. For God's-sake produce these people here and there and and let us get on with job that we have at hand. Sir, we are going in a very messive way. We are almost at a break point and I think we will only realize it, it is really going to hit us. I plead to the Government that whatever our rules are there, they are very clear , I think Mr. Yahya Bakhtiar made it absolutely clear for God's -sake produce those people and finish with this unnecessary futile conversation which is going on here and let us get on with this job. Thank you very much Sir.

"جناب چیئرمین - شکریہ جناب - جی مندوخیل صاحب ؟

عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب چیئرمین ! میں مشکور ہوں کہ آپ نے ہمارے ملک میں جو اہم آئینی بحران پیدا ہوا ہے یا پیدا کیا گیا ہے - اور جو آپ کے سامنے آج وہ رولنگ اور آپ کی ہدایات جو Thursday کو آپ نے کئے ہیں - ان کی پابندی کے لئے ہم نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے کہ یہاں رولز کی enforcement نہیں ہو رہی اور اس پر فیصلہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین ! اس سے پہلے جبکہ سینٹ کے معزز ممبر کو گرفتار کیا گیا اس کے بارے میں یہاں ہم نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہاؤس کے ممبران نے اس کے مختلف موضوعات سامنے رکھے مختلف پہلوؤں پر بات ہوئی - اور اس پر جناب چیئرمین نے رولنگ دی - اور تمام اہم پہلو جو تھے ان کی وضاحت کر دی - آئین کے تحت رولز ہیں اور رولز کے تحت جناب چیئرمین کے احکامات ہیں - کہ ایک معزز ممبر کو حاضر کیا جائے یعنی وہ حکم آئین کے مطابق ہے یہ ہے بنیادی بات - اس کے باوجود اس پر عمل درآمد نہیں کیا گیا اور افسوسناک بات اس میں یہ ہے جناب والا کہ اس میں ہمارے گورنمنٹ کے ممبران نے یعنی کم از کم میں اس پر بڑا افسوس کروں گا کہ ان کی اپنی مجبوری ہے لیکن وہ منطق کی زبان میں کہتے ہیں sophist کا رول ادا کیا جتنا مجھے علم ہے وہ یہ ہے کہ sophist وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی دلیل جانتے ہیں کہ غلط ہے لیکن اس کے باوجود وہ کرتے ہیں - اور یہاں ہمارے آفتاب شیخ صاحب نے فرمایا کہ وہ عالم لوگ ہیں جاننے والے لوگ ہیں ' میں یہی کہتا ہوں - کہ جو جاننے والے لوگ ہیں وہ sophist

ہوتے ہیں وہ sophism کرتے ہیں اپنی ان کی سمجھ ان کا استدلال وہ بجائے کہ حق کا استدلال کریں صحیح اصولوں کا، قانون کا، آئین کا استدلال کریں وہ اس کو ایسا مسخ کر دیتے ہیں ۔ کہ وہ بظاہر بالکل دلیل نظر آتی ہے۔ مثلاً جناب والا انہوں نے ہماری سوسائٹی آئین کے قانون کو رولز کے تمام بنیادی اصولوں کو چیلنج کیا کیسے ؟ انہوں نے کہا کہ ہم وہ فیصلہ جو رولز میں ہے رولز کے مطابق ہے قانون کے مطابق ہے آئین کے مطابق ہے لیکن انہوں نے کیا دلائل دیئے ہمارے وزیر قانون صاحب نے اور اس میں تمام گورنمنٹ نے کہا کہ It is a matter of opinion یعنی اس کے معنے کیا بنتے ہیں۔

جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ تمام آئینی قانونی سسٹم کو ختم کرنے کی کوشش ہے مثلاً آئین میں مختلف اختیارات ہوتے ہیں مقننہ کے ایگزیکٹو کے اور عدلیہ کے مقننہ اپنے جب کچھ قوانین پاس کرتی ہے ۔ یعنی اس کا اختیار ہے ۔ اگر اس کو کوئی چیلنج کرنا چاہے اس طرح مقننہ کا اختیار اس حوالے سے آخیری ہے لیکن کوئی یہ دلائل دے کہ It is a matter of opinion ہم دیکھیں گے کہ پارلیمنٹ نے جو قانون پاس کیا ہے وہ آئین اور قانون کے تحت ہے یا نہیں ۔ اس کے معنے کیا بنتے ہیں ۔ آئین اور قانون میں درجہ بدرجہ اتھارٹیاں ہیں ۔ مثلاً ایک صوبائی اسمبلی ہے ایک لوکل کونسل ہے اس کے اوپر ایک صوبائی اسمبلی ہے صوبائی اسمبلی کے اوپر پارلیمنٹ ہے یعنی ایک اتھارٹی کے اوپر اور اتھارٹی ہے لیکن ایک سٹیج ہے کہ وہ باقاعدہ اس اتھارٹی کے بعد وہ فائنل ہو جاتا ہے لیکن اگر اس نکتہ کو مان لیا جائے کہ it is a matter of opinion اس کے معنے کیا بنتے ہیں جناب والا ؟ اس کے معنے یہ بنتے ہیں کہ جو پارلیمنٹ کو فائنل اتھارٹی ملی ہے ۔ وہ قاعدہ اس اتھارٹی نے اس سے بھی فائنل ۔ اس سے بھی بالا انہوں نے اپنے لئے اتھارٹی لی۔ جناب والا یہ بنیادی سسٹم کو مارنے کا ایک طریقہ ہے ۔ مثلاً ایک کورٹ کو ہم لیتے ہیں۔ ایک سول جج ایک فیصلہ دیتا ہے یا Criminal Law Court کوئی اپنا فیصلہ دیتی ہے لیکن جنہوں نے عمل درآمد کرنا ہے ۔ جناب والا! وہ ایک فقرہ استعمال کریں گے۔ جیسے ہمارے وزیر قانون بڑے شوق سے استعمال کرتے ہیں کہ ہم دیکھیں گے۔ آیا کہ یہ آئین اور قانون کے مطابق ہے کہ ہم دیکھیں گے یعنی ایک SHO صاحب یہ فیصلہ کریں گے کہ جو آرڈر ایک مجسٹریٹ نے یا سول کورٹ نے کیا ہے اور وہ اپنے لئے اتھارٹی کریں کہ میں دیکھوں گا کہ آیا یہ قانون اور آئین کے مطابق ہے ۔ اس کے معنی کیا

ملتے ہیں ؛ اس کے معنی یہ ملتے ہیں کہ وہ سول کورٹ کی اتھارٹی کو آئین کے نام سے' قانون کے نام سے ختم کرنے کی کوشش ہے'۔ اسی طرح آپ executive کو لیں۔ executive کو آئین و قانون میں کچھ اختیارات حاصل ہیں ۔ فرض کیا آج یہاں وزیر اعظم اعلان کریں کہ ہم نے آئین کے تحت ایمرجنسی کا اعلان کیا ہے اور ہمارے ملک کے جن لوگوں کو یہ اتھارٹی ہے۔ وہ اعلان کریں کہ ہم دیکھیں گے کہ آئین اور قانون کے مطابق ہے یا نہیں۔ یعنی جس کو یہ حکم ملے کہ ایمرجنسی ہے اور آپ جائیں اور operate کریں اور وہ یہ دلیل دے کہ It is a matter of interpretation. It is a matter of opinion اصل چیز یہ ہے کہ opinion اور interpretation وہ دے رہے ہیں۔ جناب والا ! میں کہوں گا کہ آئین میں اور قوانین میں یہ بات واضح ہے' آرٹیکل ۲۶۹ میں ہے کہ ہر قانون ' اس کے ساتھ ہر rule ' ہر rule کے تحت کے کوئی regulation کوئی نوٹیفکیشن ۔ It is law- لیکن یہاں ہمارے دوست اس طرح لے آتے ہیں کہ نہیں ۔ ہم فیصلہ کریں گے۔

جناب والا ! اس کے معنی یہ ہیں کہ دراصل آئین اور قانون میں جو بھی آرٹیکل اتھارٹی کے ہیں ۔ خواہ وہ مقننہ کے ہیں ' خواہ وہ عدلیہ کے ہیں ' خواہ وہ executive کے۔ انہوں نے اپنے لئے اختیار حاصل کیا ہے کہ It is a matter of opinion. مثلاً سپریم کورٹ فیصلہ کرتی ہے ۔ ابھی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں ہمارے دوست کہتے ہیں کہ سپریم کورٹ میں ریفرنس ہو جائے۔ فرض کیا کہ سپریم کورٹ اگر فیصلہ کرے لیکن اگر آپ یہ دلیل دیں کہ It is a matter of interpretation یعنی سپریم کورٹ کے بنچ کی interpretation Interpretation is not interpretation. وہ ہے جو وزیر قانون صاحب کریں۔ interpretation وہ ہے جو حکومت کرے ۔ یہ وہ ہے جو یہاں بنیادی کوشش کی جا رہی ہے ۔ میں اس کو اس طرح لاؤں گا کہ یہ جو رولنگ ہے ۔ according to the article of the Constitution. یہ رولنگ آئینی ہے ۔ اس رولنگ کے تحت جو جناب چیئر مین کا حکم ہے ۔ It has the force of Law It has the force of Constitution یہ ہے بنیادی بات لیکن جناب والا ! افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہمارا خیال یہ تھا کہ شاید وزیر اعظم صاحب یہاں نہیں ہیں اور یہ مشورہ کریں گے لیکن بعد میں ہم نے دیکھا کہ وزیراعظم صاحب نے جب سپیکر صاحب سے ملاقات کی ۔ اس میں انہوں نے صاف کہا کہ It is a

matter of opinion کورٹ نے پھر رائے دی ہے لیکن یہاں آرٹیکل ۲، (اے) ہیں واضح ہے۔ جیسے کہ ہمارے محترم دوستوں نے بتایا ہے۔ جناب والا واضح اس میں ہے۔ خواہ وہ جیسا بھی ہے۔ bailable or nonbailable وارنٹ ہے، ممن ہے ۔ جس قسم کا کیس ہے۔ اس کو بتایا جائے گا۔ اسی طرح جناب والا، اس کی custody کی interpretation بھی چیئرمین صاحب نے دے دی ۔ چیئرمین صاحب کی interpretation is the interpretation under Constitution کسی اور کو یہ اختیار نہیں ہے ۔ یہ جناب والا، ایک خطرناک عمل ہو رہا ہے۔

ایک اور موضوع میں اس میں لانا چاہتا ہوں لیکن پتہ نہیں آج بلکہ پرسوں عبدالستار ایدھی یہاں سے چلے گئے لندن اور انہوں نے جو بیان دیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ کوشش ہو رہی ہے کہ جمہوریت کو ختم کیا جائے اور کوشش یہ تھی کہ میرے کندھوں پر گن رکھی جائے، جب ان سے سوال کیا گیا (دی نیوز میں) کہ آپ کا مطلب کیا ہے، کیا موجودہ حکومت کے ختم کرنے کا یا تمام سسٹم کو ختم کرنے کا ۔ ان کے الفاظ یہ ہیں کہ تمام اسمبلیوں کو ختم کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں ۔ اب اس context میں اگر ہم بات کو دیکھیں ۔ کیا وزیر قانون صاحب اور موجودہ حکومت ان حالات کے لئے پارلیمنٹ کی اتھارٹی، دستور کی اتھارٹی، قانون کی اتھارٹی ان کے مطابق رولز کی اتھارٹی، ان سب کو چیلنج کرکے، ان سب کو nothing قرار دے کرکیا وہ مارشل لاء کے لئے راستہ تو صاف نہیں کر رہے ؟ کیا وہ اس میں instruments تو نہیں بن رہے ؟ میں یقین سے کہتا ہوں جناب والا، افسوس اس بات میں نہیں ہے ۔ کہ کس طرح لوگ arguments کرتے ہیں۔ لیکن اس پر افسوس ہوتا ہے جناب والا، جو مسلمہ اصول ہوتے ہیں۔ چند چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو understood ہوتی ہیں ۔ فیصلہ شدہ اصول ہوتے ہیں۔ اس کو دوبارہ نہیں چھیڑا جاتا۔ پارلیمنٹ کی اتھارٹی، دستور کی اتھارٹی، ان چیزوں کے بارے میں دوبارہ بار بار ان کو چیلنج کرکے matter of opinion قرار کر matter of interpretation قرار دے کر چیلنج نہ کیا جائے، لیکن یہاں ہمارے دوست اپنی وکالت کا یہ ناجائز فائدہ لے رہے ہیں کہ کسی طرح وہ مسلمہ اصولوں کو چیلنج کریں ۔ اس لئے جناب والا، یہاں جو کچھ ہو رہا ہے ہم یہ سمجھ رہے ہیں جو احکام یہاں پاس ہونے ہیں کہ ہمارے معزز رکن کو حاضر کیا جائے یہ پارلیمنٹ کی اتھارٹی کا مسئلہ ہے ۔ پارلیمنٹ کے رولز یہاں پر جو بھی استعمال کریں ۔ کہ Sovereignty is with God but it is a trust with the people and representatives of the people یہ ہے وہ بات ۔ تو اس لئے یہ

Its a trust with this sovereign representative یعنی عوام نے ہم پر کیا ہے ۔ trust authority اس کو چیلنج کرکے اصل میں تمام آئینی سیاسی نظام کو آپ ختم کرنا چاہتے ہیں ۔

ہماری درخواست یہ ہے کہ آپ کے جو احکام ہیں ' ان پر یہ عمل نہیں کر رہے ہیں ۔ میں نے پچھلی بار بھی عرض کیا تھا لیکن آپ نے اس کو ' ان معنوں میں سنجیدگی سے نہیں لیا ۔ یہ ہے contempt یعنی بار بار ' contempt کی کیا definition ہے ۔ ہمیں موقع دیا جائے کہ ہم اس معزز ایوان کی ' معزز چیئرمین کی اور معزز سپیکر کی اتھارٹی کی contempt کو آپ کے سامنے کے رکھیں کہ contempt کیا ہوتا ہے ۔ اس طرح ایک contempt کا عمل ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود یہاں وہ کہتے ہیں کہ ان کے کان پر جوں تک بھی نہیں رینگ رہی ہے ۔ وہ کوئی محسوس ہی نہیں کر رہے ہیں ۔ اس لئے ہم یہ جناب والا ' درخواست کریں گے کہ ہاؤس بالکل مکمل نہیں ہے ۔ آئین ' قانون ' رولز اور احکام جو بمطابق رولز ہیں ' جو قانون اور دستور کے مطابق ہیں ان کی خلاف ورزی ہو رہی ہے ۔ جس کے معنی ہیں کہ پارلیمنٹ اور جمہوری سسٹم کی خلاف ورزی ہو رہی ہے ۔ جس کے معنی ہے کہ مارشل لاء کے لئے عمداً قصداً راستہ کھولا جا رہا ہے بلکہ ان کی مدد کی جا رہی ہے ۔ اس لئے آپ کی اس وقت ایک تاریخی ذمہ داری ہے ۔ اکیلے قانون کی وضاحت اور اس کی اطلاق کا مسئلہ نہیں ہے ۔ اس وقت آئین ' قانون کے تحفظ کا مسئلہ ہے ۔ ہمارے سسٹم کے تحفظ کا مسئلہ ہے اسلئے جناب چیئرمین اور جناب سپیکر جو بھی ہے ' وہ اپنی اتھارٹی صحیح استعمال کریں۔

اس آئینی سسٹم کو تحفظ دیں ۔ وہ اندرونی سازشی قوتیں جنہوں نے یہ طریقے نکالے ہیں ' ان کو چیک کریں ۔ اور اگر آپ نے بھی وہ matter of opinion قرار دیا تو میں یہ کہوں گا کہ اس دنیا میں کوئی چیز بھی ' اس دن بھی میں نے وزیر قانون صاحب سے عرض کیا ' صرف ۲ منٹ کے لئے ہم فرض کرتے ہیں کہ آپ یہ لفظ استعمال کریں کہ it is a matter of opinion تو کوئی اصول ' جناب والا ' خواہ وہ مذہبی ہیں ' خواہ وہ سیاسی ہیں۔ خواہ وہ اخلاقی ہے اس کو جب آپ نے matter of opinion قرار دے دیا آپ نے اس سوسائٹی ' میں انارکی پیدا کی ' مکمل انارکی۔ opinion وہ ہے جو interpretation کر کے چیئرمین نے دیا ہے۔ جو courts دیتی ہیں۔ اس کیس میں چیئرمین کی اتھارٹی جو ہے It is interpretation. It is opinion according to the Constitution اس لئے جناب والا انہیں یہاں پیش کیا جائے۔ اگر نہیں ہے تو جناب

والا آئین کے تحفظ کے لئے پارلیمنٹ democracy کے تحفظ کے لئے گورنمنٹ کے خلاف جو بھی آئینی، قانونی راستہ ہے وہ اختیار کیا جائے تا کہ وہ ایسے حالات پیدا نہ کریں کہ یہاں پھر مارشل لاء ہو اور پھر ہم سب مل کر تحریک چلائیں اور پھر ہم revival of democracy کریں اور اس کے بعد یہاں آ کے پھر وہ matter of opinion قرار دیں۔ مہربانی جناب۔

جناب چیئرمین۔ طارق چودھری صاحب۔ آپ آخر میں Minister is in the end طارق چودھری صاحب۔

جناب محمد طارق چوھدری۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میں اپنی بات شروع کرنے سے پہلے اپنے colleague اور محترم دوست رضا ربانی صاحب کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کوشش کی۔ ایک no case کو case بنانے کی۔ اور انہوں نے کوشش کی ایک ایسے issue پہ بولنے کی جہاں پہ بہت مشکل ہو جاتا ہے بات کرنا۔ بہرحال وہ ماہر ہیں بات کرنے اور کہنے کے اور ان کے arguments میں، دلائل میں اور تقریر میں ایک force اور ایک طاقت ہوتی ہے۔ لیکن بولنا اور سچ بولنا دو مختلف چیزیں ہیں۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین! یہ مسئلہ وسیم سجاد صاحب کا نہیں اور یہ مسئلہ یوسف رضا گیلانی صاحب کا نہیں ہے۔ یہ مسئلہ چیئرمین سینٹ اور سپیکر نیشنل اسمبلی کا مسئلہ ہے۔ جناب چیئرمین، ویسے ہر House اپنے طور پر مکمل سیادت یعنی sovereignty رکھتا ہے۔ لیکن بعض اوقات یہصورتحال پیدا ہو جاتی ہے جیسے پہلے ایک دفعہ ہوئی تھی اور اس میں سینٹ کو سپریم کورٹ میں جانا پڑا تھا کہ سپیکر نیشنل اسمبلی اور چیئرمین سینٹ ایک مسئلے کے بارے میں دونوں کی آراء مختلف ہو جاتی ہے وہ مختلف interpretation کرتے ہیں۔ تو ایسی صورتحال میں کچھ نہ کچھ گنجائش نکل آتی ہے کہ ہم اس کو reference بنا کے لے جائیں۔ لیکن جناب چیئرمین یہ Rules & Procedure جو ہمارے سامنے ہیں اس میں 72 (a) ایک rule ہے جس کے مطابق آپ نے ایک رولنگ دی، ایک فیصلہ دیا ہے۔ جناب چیئرمین اپنی بات آگے بڑھانے سے پہلے میں آپ سے ایک اور رولنگ لینا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ 72(a) ہمارے Rules of Procedure کا حصہ ہے۔ آپ نے اس پہ ایک رولنگ دی ہے۔ وہ رولنگ obey نہیں ہوتی یا اس رولنگ کو

آپ implement نہیں کروا سکتے' تو کیا یہ rule جس کو آپ implement نہیں کروا سکتے یا آپ کے کہنے کو کوئی obey نہیں کرتا تو کیا یہ rule جو implement نہیں ہوتے' obey نہیں ہوتے ان rules کے تحت یہ ایوان چلایا جا سکتا ہے؟ تو پھر جو legislation ہم کر رہے ہیں جو یہاں مغز ماری کر رہے ہیں' ایک دن کا پارلیمنٹ کے اوپر direct and indirect تین کروڑ روپیہ جو ہم خرچ کر رہے ہیں' اس کا جواز کیا ہے؟ اور میں آپ کی رولنگ صرف اس بات پر چاہتا ہوں ۔ میں اپنی بات پھر بعد میں کروں گا کہ اگر آپ اسے implement نہیں کروا سکتے یہ رول implement نہیں ہوتے تو کیا ان رولز کے تحت ایوان کو چلایا جا سکتا ہے؟ اور ان رولز کے تحت جو implement نہیں ہوتے یہ ایوان جو چل رہا ہے اس کی' کی ہوئی قانون سازی کی کیا حیثیت ہے ۔ اس پر آپ کی پہلے مجھے رولنگ چاہیے ۔

جناب چیئرمین ۔ یہی مسئلہ زیر بحث ہے ۔ یہی چیز ہے ۔ اس پر مکمل بحث سن کر پھر ہی فیصلہ مناسب ہو گا ۔ چونکہ مسئلہ زیر بحث اس وقت یہی ہے کہ جب ایک ایوان کے رولز ہیں اور اس ایوان کے رول کی خلاف ورزی کے طور پر ایک ممبر' آج ایک ہے کل دس بھی ہوسکتے ہیں' پچاس بھی ہوسکتے ہیں' جس بھی ہوسکتے ہیں' اگر ممبر حاضر نہیں ہیں تو کیا قانون سازی ہو سکتی ہے؟ کیا ایوان چل سکتا ہے؟ یہی تو مسئلہ ہے ۔ تو اس پر فوری طور پر رولنگ نہ مانگیں کیونکہ اہم مسئلہ ہے میں سننا چاہوں گا اس کے اوپر پھر فیصلہ کریں گے ۔ تو آپ اپنی باقی بحث کر لیں' اس کو آخر میں دیکھیں گے ۔ یہ مسئلہ پہلے کبھی نہیں آیا ہماری تاریخ میں' اس ایوان کی تاریخ میں کیونکہ رول ۷۲ ۔۔۔ نیا ہے ۔ یہ پہلے نہیں تھا ۔ ۹۰ کی نیا ہے ۔ اس لئے اس پر کوئی رولنگ نہیں آئی ۔ تو یہ اہم مسئلہ ہے اور میں چاہوں گا کہ آپ لوگ insist کریں اس پر جی جناب

جناب محمد طارق چوہدری ۔ جناب چیئرمین گزارش یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے پاس کوئی ایگزیکٹو اتھارٹی نہیں ہوتی اور سپریم کورٹ ایک فیصلہ دیتی ہے' تو اس کے پاس اس کو implement کرنے کے لئے ایک SHO جتنی طاقت بھی یعنی practically ground اس کے پاس نہیں ہوتی توجب وہ فیصلہ سنا دیتی ہے' فرض کریں سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ سنایا پچھلی اسمبلی کے ٹوٹنے کا ۔ مجھے بھی وہ فیصلہ اچھا نہیں لگا ۔ اور بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی

وہ فیصلہ اچھا نہیں لگا ۔ وہ فیصلہ اس وقت کی حکومت کے خلاف تھا ۔ پوری Establishment کے خلاف تھا ۔ اب سپریم کورٹ ' صرف اس کے لفظ ہیں جن کو وہ بیان کر دیتی ہے ان لفظوں کو implement کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی طاقت نہیں ہے ۔وہ ساری کی ساری طاقت اس وقت کے بیٹھے ہوئے صدر اور پرائم منسٹر کے پاس ہے اور سپریم کورٹ کے اس فیصلے سے مجھ سمیت بہت سے لوگوں کو دکھ پہنچا ۔ انہوں نے اس فیصلے کو یہ سمجھا کہ یہ صحیح نہیں ہے ۔اس کے باوجود وہ فیصلہ ایک سیکنڈ میں implement ہو تا ہے پوری کی پوری Establishment کے خلاف حالانکہ ان کے پاس کوئی اتھارٹی نہیں ہے ۔ سوال یہ ہے کہ وہ چیئرمین سینٹ یا وہ پارلیمنٹ جو خود سپریم کورٹ کے ان لفظوں کو جو وہ بولتی ہے ' وہ لفظ یہاں سے ڈھل کر جاتے ہیں جو ان کے ذہنوں میں اور ان کے منہ سے نکلتے ہیں ۔اگر اس جگہ پر ہونے والا فیصلہ implement نہ کیا جائے اور اسے matter of opinion قرار دے دیں سید اقبال حیدر تو جناب چیئرمین ! کل کسی بھی صوبے کا چیف منسٹر یا چیف سیکرٹری یا کوئی دوسرا پرائم منسٹر کے احکامات کو ماننے سے اگر اسی طرح انکار کر دے تو ان کے پاس کونسی اتھارٹی اور کونسی طاقت یا افواج بیٹھی ہوئی ہیں جن کے ذریعے سے وہ implement کروائیں گے ۔یہ ایوانوں کا وقار ' ایوانوں کی عزت ہی ہے جو اسے implement کرواتی ہیں۔ اگر آپ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے سپیکر اور چیئرمین ' دونوں کی ایک ہی طرح کی رولنگ کو جو دونوں مختلف پارٹی اور مختلف گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں قطعی طور پر اپنی ضد ' ہٹ دھرمی کی وجہ سے ماننے سے انکار کر دیتے ہیں تو بہر حال جناب چیئرمین ! ان فیصلوں کو implement تو کروانا ہی ہو گا کسی نہ کسی طرح ۔ اور اگر یہ فیصلے implement نہیں ہوتے تو پھر اسی طرح کے کسی بھی فیصلے کو enforce کرنے کی اخلاقی اور قانونی طاقت کسی کے پاس بھی باقی نہیں بچتی ۔ پھر مکمل anarchy ہے ۔ total confusion ہے ۔ اور پھر جس کی لاٹھی اس کی بھینس ہے ۔ اور پھر لاٹھی کسی دوسرے کے پاس ہے ' نہ ان کے پاس ہے ' نہ ان کے پاس ہے نہ میرے پاس ہے نہ آپ کے پاس ہے ۔

تو جناب چیئرمین ! اس کو انا کا مسئلہ نہیں بنایا جانا چاہئے ۔ میں خود سیاسی طور پر اس طرف کے لوگوں کے ساتھ اتفاق نہیں رکھتا ' اس وجہ سے اس طرف بیٹھا ہوں ۔ لیکن یہ ایک ایسا مسئلہ ہے چیئرمین کی رولنگ یا سپیکر کی رولنگ کا ' آج جو دلائل ہمارے دوست رضا ربانی

صاحب نے آفاقی شاہ کے بارے میں دیئے وہ خود ان کے دلائل کو کمزور کرتے ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ آفاقی شاہ صاحب کی جب گرفتاری ہوئی تھی تو ' نیشنل اسمبلی میں اس وقت رول ۹۰ نہیں تھا اور سینیٹ میں اس وقت رول (اے)۲۱، نہیں تھا۔ اس طرح کے واقعات جب روز بروز ہوتے رہے اور problems سامنے آئیں تو پھر بطور خاص اپوزیشن اور حکومت جو بھی اس وقت کی تھی انہوں نے مل بیٹھ کر اتفاق رائے سے وہاں بھی اور یہاں بھی یہ رول باقاعدہ اس میں ڈالے ۔ یہ confusion جب آیا۔ تو ان رولز کو جو exist نہیں کرتے تھے باقاعدہ طور پر رکھا گیا صرف اس وجہ سے کہ چیئرمین اور سپیکر کو باقاعدہ ایک تحریری لکھی ہوئی authority جس میں کوئی confusion نہ ہو ' ایک ایسی authority ان کے ہاتھوں میں دے دی جائے۔ اگر یہ اتھارٹی ہوتی باقاعدہ طور پر تب بھی چیئرمین اور سپیکر کی رولنگ کی قانونی حیثیت سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے زیادہ ہے لیکن جب یہ باقاعدہ طور پر ان کے سپرد کر دیا گیا لکھ کر تا کہ کوئی بھی confusion کسی طرح کا نہ رہے تو پھر اس پر دلائل دینا اور دلائل دینے کی کوشش کرنا----

جناب چیئرمین! یہ بالکل اسی طرح کی بات ہے کہ آپ نے بھی وہ واقعہ سنا ہو گا ' میں پھر دوبارہ یہاں دہرا دیتا ہوں' کہ ایک دفعہ کی بات ہے کہ اکبر بادشاہ کے سامنے کھانا لا کر رکھا گیا تو اس میں بینگن کا بھرتا بھی تھا۔ اس نے جو چکھا تو اس نے کہا بہت مزے کا ہے تو بیربل نے کہا کہ جناب بادشاہ سلامت بینگن چیز ہی ایسی ہے ۔ آپ دیکھیں اس کی ٹہنی دوشیزہ کے بال کی طرح' آپ دیکھیں اس کی نزاہت مخمل سے بھی زیادہ ' گلاب کی پتی کی طرح' آپ دیکھیں اس کی رنگت کیا بھلی' آپ دیکھیں یہ کتنا خوبصورت اور گول۔ تو انہوں نے اس کی بہت تعریف کی۔ دو چار دن گزرے تو پھر اسی طرح بینگن سامنے آیا بادشاہ سلامت کا موڈ نہیں تھا ان کو وہ پسند نہیں آیا انہوں نے کہا یہ کیا بیہودہ چیز ہے تو بیربل نے فوراً کہا بادشاہ سلامت آپ دیکھیں اس کی رنگت دیکھیں کالی بھجنگ' اس کے اندر نہ کوئی گن نہ کوئی خوبی اس کے اندر کسی طرح کی کوئی لذت نہیں ہے ۔اس کے اندر کسی طرح کی کوئی خوبی نہیں ہے' کوئی مزہ نہیں ہے ۔ اس کی بیل دیکھیں ایسے زمین پر لیٹی ہوئی ہوتی ہے ۔ یہ ایسی بیہودہ سبزی ہے ۔ اب بادشاہ کے ذہن میں تھا اس نے کہا بیربیل چار دن پہلے تم نے یہ کہا' آج تم یہ کہہ رہے ہو۔ تو وہ فوراً" بولے بادشاہ سلامت' جان کی امان پاؤں' صاحب میں آپ کا ملازم ہوں' بینگن کا

نہیں - جناب یہ بادشاہ کے ملازم والی بات نہ کریں -

کوئی دلیل دینے سے پہلے میرے فاضل دوست اپنے وہ دلائل نکلوا لیں جو آصف زرداری صاحب کے زمانہ گرفتاری میں اس طرف سے دیئے گئے تھے کہ صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سپیکر یا چیئرمین کی رولنگ کا احترام کیا جانا ' اس کا implement کیا جانا ضروری ہے - میں نے پچھلے بہت سے دنوں سے کوشش کی ہے کہ میں خاموش رہوں اور اب بھی میں سیاسی طور اسی طرف بیٹھا ہوں لیکن ایک ایسی چیز کے بارے میں ان کی ہمنوائی نہیں کر سکتا جو میرے ضمیر' دانش اور عقل کے خلاف ہے - میں انہیں یہ مشورہ دوں گا کہ اس رولنگ کو خوشدلی سے قبول کیا جائے اور ممبروں کو یہاں produce کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے - یہ شجاعت حسین کا قصہ نہیں ہے - یہ کسی اے بی سی کا قصہ نہیں ہے - شجاعت حسین بھی ہمارے پرانے دوست ہیں جس طرح بھٹو خاندان جیلوں سے مقدموں سے آشنا ہے ' اسی طرح ان کا خاندان بھی جیلوں سے مقدموں سے آشنا ہے اور اس بھٹی سے دونوں خاندان جس طرح نکلتے آئے ہیں ' وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو گرفتاری کا حکم نامہ دیکھیں تو بےہوش ہو کر گر جائیں جو باہر پرواز کرنے لگیں وہ مردانہ وار مقابلہ کر سکتے ہیں جس طرح یہ مردانہ وار مقابلہ کر سکتے ہیں - مسئلہ اے اور بی کا نہیں ہے - مسئلہ اس پارلیمنٹ' دونوں ایوانوں کی محترم ترین شخصیتوں ' جن کو خود ایوانوں نے وہاں اٹھا کر بٹھایا ہے ان کی رولنگ کا احترام ہے اور صرف احترام نہیں ہے بلکہ وہ قانونی حکم ہے او ر اس حکم کو مانا جائے' implement کیا جائے یہ نہایت ضروری ہے -

Mian Raza Rabbani: Sir, point of personal explanation. I would just like to say that Chaudhry Sahib in a very velvet couched manner called me a liar which I thought was quite uncalled for. I would like to have the record set straight on that and plus I would just like to add that it is today indeed an irony of history that political workers who have been steadfast with one past for the last 24, 25 years are being taught lessons of loyalty by such Members. Thank you Sir.

Barrister Kamal Azfar: Sir I would like to say something.

جناب چیئرمین - آپ کو بھی موقع ملے گا - سب کو موقع دیں گے لیکن اس طرح

I cann't hear everybody at the same time. So, you have to show some patience. I will be grateful کیونکہ I want کہ جو بھی بات کرنا چاہے اس کو موقع دیا جائے

It is an important issue enough on which nobody will be prevented from talking. I can assure you that. It is an issue of first instance. Yes, Hafiz Hussain Ahmed

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین محترم طارق چوہدری صاحب بڑے اچھے بولے۔ ہیں باوجود اس کے کہ آخر میں انہوں نے وضاحت بھی کی۔ میں سمجھتا ہوں کافی دوست اس طرف سے اسی طرح بولنا چاہتے ہیں لیکن ظاہر ہے ان کی کچھ مجبوریاں ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ چند منٹ میں اپنی معروضات پیش کر سکوں۔ جناب والا جہاں تک پارلیمنٹ کی بالادستی کا تعلق ہے ہم سمجھتے ہیں کہ عرصہ سے نہ صرف ہم بلکہ اس طرف بیٹھنے والے ہمارے دوست بھی یہی کچھ کہتے رہے کہ پارلیمنٹ کی بالا دستی کو برقرار رکھا جائے۔

یقیناً ہمیں توقعات تھیں کہ ہمارے دوست برسر اقتدار آ کر پارلیمنٹ کی بالادستی کو قائم رکھیں گے بلکہ آئین میں 58(2)(b) کی جو شق ہے وہ بھی ختم کرنے کیلئے آگے بڑھیں گے اور جمہوریت کے اوپر لٹکتی ہوئی اس تلوار کو آخر کار ہم ہٹانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ محترم جناب فاروق احمد خان لغاری صاحب بھی اس مطالبے میں شریک رہے بلکہ ان کی تو ایک قسم بھی بنی ہوئی ہے جہاں وہ بڑے خشوع و خضوع سے اس انتظامیہ کے ہاتھوں ڈنڈے کھا رہے ہیں۔ ہمیں یہ توقع تھی کہ صدر بھی ان کا ہے اور پارلیمنٹ کی بالادستی کا بھی دعویٰ ہے اور اپوزیشن بھی اپنے آخری ادوار میں جب انھیں ہوش آیا بعد از خرابی بسیار تو وہ بھی اس پر آ گئے کہ 58(2)(b) کو ختم ہونا چاہیئے۔ توقع یہ تھی کہ یہ دونوں بڑی جماعتیں مل بیٹھ کر پارلیمنٹ کی بالا دستی کو قائم رکھیں گے اور اس شق کو آئین سے ختم کر دیا جائے گا لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شد۔ پہ جانیکہ 58(2)(b) ختم ہو یہاں تو صورتحال یہ پیدا ہوئی جناب کہ جو اختیارات سینٹ کے پاس ہیں ان کو بھی ہڑپ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ شاید مصلحت آمیز خیر حاضری کے تحت ملک قاسم صاحب موجود نہیں اور محترم اقبال حیدر صاحب بھی بڑے پریشان ہیں میرے پاس نہ شمیرہ گاؤ زبان ہے نہ جواہر موہرہ جو میں ان کی خدمت میں پیش کروں کتنی مجبوریاں ہوتی ہیں وزارت میں جانے کی۔ افسوس تو جناب چیئرمین اس بات پر ہے کہ ڈاکٹر شیر افگن صاحب جو ارشاد فرمائیں ہمیں اتنا دکھ نہیں ہوتا لیکن وزیر قانون صاحب صرف

وزیر قانون نہیں اس ایوان کے رکن بھی ہیں ۔ وہ سینیٹر پہلے بنے اور وزیر قانون بدقسمتی سے بعد میں بنے ۔ انھیں چاہیئے کہ کم از کم جس وقت وہ اس طرف تشریف فرما تھے وہ دن بھی یاد رکھیں بلکہ وہ تو دور کی بات ہے پرسوں چوتھ کا بیان بھی یاد رکھیں ۔ ان سے صرف اتنی گزارش ہے اگر وہ اپنے مذاکرات سے فارغ ہوں اور اقبال حیدر صاحب میری بات سن لیں تو ان سے چھوٹی سی گزارش ہے کہ اس طرح چل پھر کر آپ اس پریشر کو ' دباؤ کو release نہیں کر سکتے آپ ذرا بیٹھیں تا کہ آپ ہماری باتیں سن سکیں ۔ صرف اتنی سی گزارش ہے کہ اقبال حیدر صاحب۔

مجھے یاد ہے سب ذرا ذرا تجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو

آپ کی وہ باتیں ' آپ کی وہ چیخیں ' آپ کا وہ بلبلانا ' آپ کا اپوزیشن میں آنا اور واپس جانا اور پھر آنا یہ سب یاد ہیں لیکن کیا تمھیں بھی یاد ہے ۔ اور جناب چیئرمین میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو صورتحال ہے اس میں جناب رضا ربانی اور امداد علی اعوان کے دلائل کافی وزنی ہیں ۔ میری دعا ہے کہ ان کے جو دلائل ہیں وہ مؤثر ثابت ہوں ۔ ان کے دلائل بڑے اچھے ہیں لیکن کاش! وہ ثابت کر سکتے کہ کوا سفید ہے ۔ جناب ان کو اپنے دلائل کے کھوکھلے پن کا خود احساس ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بڑے دوست شیخ رفیق صاحب بیٹھے ہیں ' ہمارے محترم راشدی صاحب بیٹھے ہیں ۔ مسعود کوثر صاحب بیٹھے ہیں ۔ پراچہ صاحب بیٹھے ہیں اور یقیناً" وہ کڑھ رہے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ جناب وہاں کڑھنا اچھا ہے کل آپ یہاں کڑھتے رہیں گے پھر یہ وقت آپ کے پاس نہیں آئے گا۔

جناب چیئرمین پارلیمنٹ کی بالادستی برقرار رکھنا ضروری ہے ان کی مجبوریوں کا ہمیں احساس ہے ۔ اسوقت تو بادشاہ اور ہینگن کا مسئلہ تھا اسوقت ملکہ اور تھالی کے بینگنوں کا مسئلہ ہے ۔ یہ لوگ پھر لڑھک کر وہاں جائیں گے ۔ ہم اور آپ پھر یہاں بیٹھے ہوں گے۔ اسلئے اس سے پہلے کہ حالات دگرگوں ہوں ' میں آپ سے یہی گزارش کروں گا کہ جناب چیئرمین آپ بھی ذرا ہمت کریں ۔ مجھے آپ کی مجبوریوں کا احساس ہے ' آپ پر یہ الزام لگ سکتا ہے ۔ لیکن سپیکر نے جو کچھ کیا ' سپیکر کی ruling اس کا پھر بانی کاٹ ڈپٹی سپیکر کی ruling نے اس بات کو واضح کردیا کہ اگر کوئی آپ پر یا ڈپٹی چیئرمین پر یہ الزام لگائے تو وہ سورج پر تھوکنے والی بات ہوگی۔ وہ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے بارے میں کیا کہیں گے۔ جناب چیئرمین! بار بار ۲۱۶ کی بات

ہوتی ہے' اقبال حیدر صاحب ۲۱۷ بھی اس کے نیچے ہے۔ جس میں اس چیئرمین کو یا کسی بھی چیئرمین کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اقبال حیدر جیسے لوگوں کو by force یہاں سے اٹھا کر باہر پھینک دے۔ ماضی میں تو جناب چیئرمین یہ ہوتا رہا کہ اپوزیشن چیئرمین اور سپیکر کی ruling کو challenge کرتے رہے۔ یہ انوکھی جمہوریت ہم نے دیکھی کہ حکمران پارٹی بھی سپیکر اور چیئرمین کی ruling کا مذاق اڑا رہی ہے۔ ٹھیک ہے ڈاکٹر شیر افگن جو کچھ کہیں لیکن اقبال حیدر کے لئے خدا را (۲) ۲۱۷ کو استعمال کریں تاکہ جس طرح انہوں نے ایک انوکھی مثال قائم کی ہے' یہ سینٹ بھی ایک انوکھی مثال قائم کرے کہ جو قانون کا وزیر قانون کی دھجیاں بکھیرے اس ایوان کا رکن ہو کر اس ایوان کی roots کو پامال کرے اس کو اٹھا کر باہر پھینکا جائے۔ مفتی محمود سے یہ زیادہ نہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا جناب چیئرمین جہاں تک آپ کی بات ہے' آپ کے وقار کی بات ہے' وسیم سجاد کی بات نہیں' چوہدری شجاعت کی بات نہیں' میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ایوان کی بات ہے اور ایوان کے وقار کی بات ہے۔ اور ہم پھر دست بستہ گزارش کرتے ہیں کہ جناب عبدالستار ایدھی صاحب گئے لیکن ہم نہیں جائیں گے۔ یہ بات نوٹ کریں جناب کہ وہ بیچارے امن پسند تھے' وہ مقابلہ نہیں کرسکے' وہ لندن گئے' کچھ فرانس جائیں گے' کچھ ابھی جارہے ہیں' کچھ دبئی اتر رہے ہیں۔ لیکن نہ ہم مکہ مدینہ جائیں گے' ہم جناب یہیں رہیں گے۔ اور انشاء اللہ ان سازشوں کو ناکام بنائیں گے۔

ایدھی صاحب نے ایک اچھی بات کی جناب جن کو آنا ہے وہ لوگوں کو قتل کروا کر نہ آئیں' ویسے آنا ہے تو آجائیں۔ جناب آپ بات کرتے ہیں تو میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ آپ ہم پر ناراض نہ ہوں ۔ اگر ہم آئینہ دکھاتے ہیں تو خدا را برا نہ مانیں ۔ جمہوریت کی بقاء کے لئے کل آپ یہی بات کرتے رہے اور انہیں یہ پتہ نہیں تھا کہ جناب آپ کی ruling کے متعلق یہی کہا جاتا رہا کہ جناب ہم اس کا احترام کرتے ہیں۔ ابھی کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ جناب چیئرمین اگر رخصت' جبری رخصت اور گرفتاری میں بھی کوئی فرق نہ کیا جائے تو یقیناً سارے لوگوں کو آپ جس طرح کہہ رہے ہیں کہ ۲۸' ۴۰ آدمیوں کو بھی ہماری اس حکومت کے بوسیدہ ستون جناب نصیراللہ خان بابر صاحب کل جبری رخصت پر بھیج دیں اور جناب پھر یہی کہیں گے کہ Rule 38 کے تحت یہ بیچارے رخصت پر ہیں۔ یعنی عجیب بات ہے کہ مجھے یقین نہیں آرہا کہ میں اپنے پرانے دوستوں سے کس قسم کے دلائل سن رہا ہوں۔ اور

کس انداز میں وہ یہ کر رہے ہیں۔ جناب جہاں تک اپوزیشن لیڈر کی تبدیلی کا تعلق ہے ان کے لئے اچھا موقع ہے۔ جسے چاہیں اپوزیشن لیڈر بنائیں۔ جس کو گرفتار کریں گے یہ ان کو اپوزیشن لیڈر بنائیں گے۔ اللہ خیر کرے جناب اجمل خٹک صاحب کا کہ پتہ نہیں کل ان کی کیا بات ہوگی۔ جناب چیئرمین میں آخری بات یہ کروں گا کہ سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت شعوری طور پر ہمارے دوست یا لاشعوری طور پر میں کسی کی نیت پر شک نہیں کرتا وہ استعمال ہو رہے ہیں تاکہ سسٹم کو اس پارلیمنٹ کو ان ایوانوں کو ختم کیا جائے۔ یہ طریقہ کار ہے۔ آہستہ آہستہ زہر دینے کا slow poisoning کے عمل کو شروع کیا جا چکا ہے۔ اور اس پر عمل در آمد ہوتا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین ہم پھر دست بستہ گزارش کرتے ہیں کاش! ملک قاسم صاحب یہاں موجود ہوتے وزیر قانون یہاں موجود ہوتے کہ جمہوریت کے لئے جو قربانیاں دی گئی ہیں خدا را ان قربانیوں کو رائیگاں نہ ہونے دیں اور یہ خدا پھوڑیں کہ ہمارا منا جو ہے وہ "کھلین کوہ مانگے چاند رے" جناب والا۔ ان کی عجیب عجیب قسم کی خواہشات اب جنم لے رہی ہیں۔ اقبال حیدر صاحب کو کھیلنے کے لئے چاند کون لا کر دے سکتا ہے؟ پارلیمنٹ کی بالا دستی کو ان کے پاؤں کے نیچے روندنے کی اجازت کون دے سکتا ہے؟

یہ کام کسی اور سے تو ہو سکتا ہے لیکن ہم اس کے لئے معذور ہیں۔ ہم یہ کہیں گے کہ اگر ہمارے خون کا آخری قطرہ بہے گا تو جمہوریت اور پارلیمنٹ کی جمہوریت کے لئے بہے گا۔ وماعلینا الا البلاغ۔

جناب چیئرمین۔ کمال اظفر صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب والا۔۔

جناب چیئرمین۔ ان کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔ سب کو باری ملے گی۔ بیرسٹر کمال اظفر صاحب۔

Barrister Kamal Azfar: I thank you for giving me an opportunity to speak on this important issue. And I would like to take this opportunity to reply to some of the points that have been raised by my distinguished Senators on the

other side of this House. I will take the last apprehension first. Apprehensions have been expressed by two Senators from Baluchistan about Martial Law and about the possibility of the doors we opened and mention has been made by both of them to interview recorded by the very famous and renowned Social worker , Maulana Abdul Sattar Edhi. If you look at the extracts of this interview , it is not entirely clear what was said, to whom Maulana Abdul Sattar Edhi said because , at one point , Maualan Edhi is reported to have said that there are three forces in the country, the Government, the Opposition and the Agencies. That the agencies are responsible for the trouble in Karchi with which I do not agree but this is his own point of view and that he was being used as an instrument for some extra Constitutional adeventures and he told this gentleman , presume it was a gentleman, that he would not be a party to this and if they wanted to take over , they should go and take over in any case and also this has been referred to by my learned friends.

First of all, Sir, I think that we are dealing in this House with an important question. There is difference of interpretation to which I will come later in my submissions. But I vehemently deny that there is any attempt on the part of the Government, of the ruling party to create a situation which could deal to any extra constitutional adventure. I would also like to warn the people who might be considering such an attempt that this country cannot survive or other attempt of Martial Law can be made and I am saying this on the record of this House and we should all be united while talking on the subject. We should not air such views, we should not repeat what social worker may say, who does not have that kind of political experience to speak on the political matter? Who has started the train marches? Who started the long marches? Who said that we will create

pandemonium in the joint session of Parliament? Who tried to physically attack the Leader of the House and the President of Pakistan when he was making the speech? When we know that this House has been summoned principally to debate that speech and if anyone did not agree with that speech we would have occasion to do that but ever since this question of the arrest came up and an attempt has been made to negate the basic function of the House and basic fuention of the House is to legislate and to take part in the debate on the President speech to which we have not yet turned.

So, I would like to say that there is nothing to be gained by this and we should at the same time , as we are discussing these issues, continue with the principal talks that is assigned to us that is to conduct legislation . Two bills are lapsing today and we still have not started the discussion on the President's speech. Then, Sir, as far as Mr. Asif Ali Zardari 's case is concerned two people have mentioned that case Senator who is sitting on this side of the House has also mentioned that case. Yes, we had argued in that case we had argued and I had the privilege of conducting that case and assisting the High Court of Sindh.

But that argument was not accepted . The petition was dismissed Sir, you have cited that case in your ruling but the fact is that the petition was dismissed and my learned friend Senator Anwar Bhinder is talking in complete forgetfulness of the basic principles of Asif Zardari's case. He is citing judgements from other courts from the British Parliament but the basic principle in Asif Zardari case was that there is no privilege of a member of Parliament to take part in proceedings of Parliament if he is accused of criminal offence. This is basic principle of that case and at the end, of course, in the the last sentence and about the nature about of an arbitrator the court said it is open to the Provincial

Government to place that person before the House in custody.

Then, the question has been raised that disobedience has been committed of the orders of the Chairman of the Senate. I would submit, Sir, that on the day when the Attorney General was speaking we all listened to him in silence because he is after all the senior law officer of the country, he is an officer of the court and he was here to assist you at your invitation, as far as I understood what he was saying was that no disobedience is involved because the custody is with the court and not with the Government. That was his basic .....

Mr. Chairman: But that argument has been rejected. I think, that is no longer valid. I interpret the Rules of the Procedure of the House and I interpreted very clearly that custody in 72(a) means physical custody, I also clarified that in this case it is the FIA. So, now that is the matter of the past. So, I did not accept that argument. That has been rejected.

Barrister Kamal Azfar: But the point is that this was the interpretation ...

Mr. Chairman: I understand the law, I did not accept it.

Barrister Kamal Azfar: I suppose, that eventually as we are debating this issue we should have the confidence. Parliament should have the confidence that we should be able to overcome this issue and to find the solution.

Mr. Chairman: How do we over come this issue?

Barrister Kamal Azfar: We are in the process of discussing this issue and I would submit that my submission and I will only repeat what I have said that was that Rule 72(a) should be led in a way that once the order has been passed it is open to that person or member of the Assembly or the member of the

House of the Senate to make an application to the court.

جناب چیئرمین۔ نہ اگر وہ کرنی ہوتی تو پھر اسکو پاس کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ تو ویسے بھی ہو سکتی تھی۔

Because even earlier applications have been made by people even in the case of MQM they made the application before the court but that was before 72(a).

Barrister Kamal Azfar: That is the solution.

Mr. Chairman: No. 72(a) does not say that the member can make an application to the court and the Government will assist him. Does 72(a) say that? If that would be a language, I would have agreed with you.

Barrister Kamal Azfar: I would say that it is implied in it.

جناب چیئرمین۔ تو پھر فائدہ کیا اسے پاس کرنے کا۔

Barrister Kamal Azfar: But there is another problem that if there is a law an Act of Parliament, in this case, of course, both Houses have formed similar rules not identical but can one House by making a rule over-ride the judgement of a full bench of a court.

Mr. Chairman: There are certain rules which are law, infact, if you see Rule 67, the rules of this House are subject only to the Constitution not even to law. They are not subject to law. Did you see that under 67 we will make Rules of the Procedure of the House it is only subject to the Constitution. There are several things in the Constitution which are subject to law and the Constitution. But the rules of this House and the rules of the National Assembly are subject only to the Constitution not to law. They are directly made uder the Constitution.

Barrister Kamal Azfar: Yes Sir. With respect I entirely agree. Of

course that was stated in the Constitution. So, let us take one step forward Sir Supposing that ....

Mr. Chairman: For myself, for example to say, not only that you have framed the rule, you have given me the authority. It is not the authority that is obtained... from the air or something. This has been framed by this House, I act on behalf of the House, it is not my power it is the power of the House. I take an oath on these rules, you take an oath on these rules. For me to say, I don't accept them , it is just not possible because I take an oath to uphold members to implement them and so you take oath on these rules.

ڈاکٹر صاحب بات کریں تو شاید اس ہاؤس میں valid ہوگا۔ اس ہاؤس میں نہیں کرسکیں گے کیونکہ یہ ایم این اے ہیں۔ لیکن ایک سینئر کا یہ کہنا کہ جی یہ رول صحیح نہیں ہیں یا میرا یہ کہنا ' کیسے یہ کرسکتے ہیں ؟

بیرسٹر کمال اظفر۔ نہیں سر میں یہ تو عرض نہیں کررہا ہوں۔ میں یہ عرض کررہا تھا کہ یہ subject to the Constitution ہے۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں جب ایک تنازعہ اٹھتا ہے تو کسی نے تو فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ اور وہ فیصلہ جہاں تک رولز کا تعلق ہے وہ چیئرمین یا سپیکر کرے گا۔

and the ruling of Chairman or the Speaker cannot be challenged in any court It is final as far as the Rules of Procedure are concerned.

(interruption)

جناب چیئرمین۔ بھائی دیکھیں ناں اس طرح کریں گے تو کل ان کا فیصلہ آئے گا تو ہم کہیں گے کہ ہم نہیں مانتے۔ یعنی rule of law کا کیا مطلب ہے ؟ فوجیں تو نہیں ہوتی ناں۔ نہ میرے پاس فوج ہے' نہ سپریم کورٹ کے پاس فوج ہے۔ کل ان کا آئے گا تو ہم کہیں گے کہ ہم نہیں مانتے ' جائیں آپ۔ میرا جائے گا تو کہیں گے کہ نہیں مانتے۔ آپ بھی جاؤ۔

where are you heading them. So, please look at it seriously. It is a very serious question. Are we going to bring these institutions of the State in to ... Are we going to find some way of harmonizing these things?

Barrister Kamal Azfar: This was my early submission, Sir, when I first spoke on this, I said that a collision should be avoided and some way should be found out.

Mr. Chairman: I am avoiding that collision. I am telling you that according to my interpretation there is no conflict at all and we have had no conflict for seven months. If, let us say, there was this power

جو آپ کہہ رہے ہیں

how Ch. Shujaat can brought be from Lahore to Rawalpindi? How is he being shifted from one Rest House to another? Which court said please shift him from here to there? Which court allows

کہ آپ پنڈی سے ادھر لے آئیں یہاں سے ایف ۸ میں لے جائیں اور ایف ۸ سے

This is physical custody. FIA has it and you know it that ... کہیں اور لے جائیں

conflict یعنی they always exercise this power for investigation. تو تب آئے اگر

let us say the court had said that you cannot shift him from Islamabad or cannot shift him from Lahore then there would be a problem. Yes, I would understand it.

Mian Raza Rabbani: But as I understood the Attorney General, he was saying that the custody is not with the Government.

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ تو کہتے رہیں ناں ۔ کہتے رہیں ناں۔ ان کا کیا ہے۔

valid ہے وہ کیسے after the observation in Asif Zardari's case اگر وہ کہتے ہیں تو

how the court, the full bench of the High Court said there is اگر یہ ہے تو custody

law in the way of the Government from taking him wherever they want.

کو کیسے ہم یہاں لائے تھے؟ یہ ایم کیو ایم والے کیسے یہاں آ گئے ہیں؟

بیرسٹر کمال اظفر۔ ایم کیو ایم والوں نے درخواست نہیں دی ہے جناب ۔

جناب چیئرمین۔ یہ پہلے دی تھی رول 72(a) کے بعد نہیں درخواست دی ہے۔

Barrister Kamal Azfar: I think the way out would be for Ch Shujaat Hussain to make an application and to test what has been said by the Law Minister That would be my suggestion,Sir.

Mr. Chairman: As a senior member, please find out a way of harmonizing this. Please find a way out of this. Please don't place this House in a difficult situation. ,

جناب صوبیدار خان مندوخیل ۔جناب چیئرمین ۔ میں بڑا مشکور ہوں اور انشاء اللہ میں صرف دو ہی باتیں کروں گا ۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ کراچی میں لوگ مر رہے ہیں اور حکومت خاموش ہے اور ----

جناب چیئرمین۔نہیں آج اسی رول کے بارے میں کہیں ----

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جی ہاں جی۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ اس ہاؤس نے جناب کو ایک اختیار دیا ہے کہ اگر اس ہاؤس کے کسی سینئر کو گرفتار کیا جائے اور آپ کو حق ہے اور آپ کو یہ حق اس ایوان نے دیا ہے کہ آپ اس سنیئر کو پولیس کی custody میں بلا سکتے ہیں۔ جناب میں اتنا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ چونکہ اس حکومت نے اس آئین کی خلاف ورزی کی ۔ اس آئین کو اتنی کوشش اتنی speeches کے بعد ، تقریباً پندرہ بیس دن ہوتے ہیں ۔ اور سب کی رائے میں اور ہماری قومی اسمبلی کے سپیکر کی رولنگ کے باوجود اور آپ کی رولنگ کے باوجود اس ہاؤس میں کافی باتیں ہوئیں ۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ حکومت نے اس پر غور کرنے کی بجائے ہٹ دھرمی سے کام لیا ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ گورنمنٹ نے اس آئین کو نہ

مانا۔ میں جناب چیئرمین! آپ سے گزارش کروں گا اور اس پر رولنگ بھی چاہتا ہوں کہ اگر ایک شخص غدار ہوتا ہے تو اس کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ اس کی نشانی کیا ہوتی ہے۔ جب ملک میں ایک شخص غداری کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں غدار ہوں اس کی نشانی میں چاہتا ہوں کہ اس کی نشانی کیا ہوتی ہے۔ میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ قانون کو نہ ماننا اور آئین کو نہ ماننا اور ملک سے فرار ہو جانا' یہ ایک غدار کی نشانی ہوتی ہے میں تو یہ کہتا ہوں میری یہ رائے ہے جناب میں زیادہ لمبی چوڑی بات نہیں کرتا ہوں۔ سر ہم لوگ پٹھان لوگ ہیں اتنی زیادہ لمبی چوڑی بات نہیں کرتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ حکومت نے اس آئین کو نہ مانا اور میں کہتا ہوں غدار ہے اس قوم کی اس نے اپنے آئین کو نہ مانا اور اس حکومت پر مقدمہ چلنا چاہیئے۔ کیونکہ سپیکر کی اس رولنگ کو بھی نہ مانا' اور جناب چیئرمین سینٹ کی رولنگ کو بھی نہ مانا' ہم یہ نہیں کہتے کہ شجاعت صاحب کو لایا جائے۔ شجاعت صاحب کمزور ہیں یا وہ گھبرا جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ بار بار میری رولنگ نہ کہیں اس ہاؤس کی رولنگ ہے آپ کے behalf پر میں نے دی ہے۔ یہ اختیار آپ لے لیں تو ختم ہو جاتی ہے۔ آپ واپس لے لیں ختم ہو جائے گی بات۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب وہی میں کہہ رہا ہوں ہم نے آپ کو اختیار دیا ہے کہ جو بھی ممبر گرفتار ہو جائے اس کو آپ کے حکم پر حاضر کرنا چاہیئے ہر حال میں۔ بس جناب میری یہ آخری بات ہے۔ کہ حکومت نے غداری کی ہے آئین کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس پر مقدمہ چلایا جائے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ حامد رضا گیلانی صاحب۔

مخدوم سید حامد رضا گیلانی۔ جناب آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ جناب مجھے پورا اتفاق ہے قانونی نقطہ نظر سے جو چوہدری جھنڈیر صاحب نے فرمایا۔ اور اس کے بعد چوہدری طارق صاحب نے باتیں کیں مجھے پورا اتفاق ہے میں انہیں دہراؤں گا نہیں۔ گزارش یہ ہے کہ آپ نے رولنگ دے دی اس پر پہلے ہی بہت سی بحث ہوئی۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اب اس پر کیسے عمل کرایا جائے۔ میں نے اس کی تحقیق کی آخر یہ کیوں ماحول بنا ہوا ہے۔ جس کام کے لئے ہم اکٹھے ہوئے ہیں وہ تو کوئی ہو نہیں رہا۔ اور یہ کیا وجہ ہے اور ایشوز بھی کم نہیں۔ پولٹیکل

حالات جو اس وقت نازک ہیں اس کی بھی کمی نہیں ملک کے حالات ہیں جس ملک میں جناب عبدالستار ایدھی جیسا انسان ' یہ کہہ کر چلا جائے کہ وہ اس ملک کے قابل نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ complaint اور ہو ہی نہیں سکتی۔ ایدھی وہ شخص ہے جو ہر حادثہ پر موجود ہے۔ ہر بے کفن لاش پر موجود ہے' ہر بے آسرا انسان کے ساتھ کھڑا ہے۔ یہ وہ شخص ہے نہ مذہب دیکھتا ہے ' نہ رنگ دیکھتا ہے' اور وہ اس جگہ کو چھوڑ کر چلا جائے تو جناب یہ ویسے ہوگا کہ اگر مدر ٹریسا کہے کہ میں ہندوستان میں نہیں رہتی۔ بہت افسوس کی بات ہے اب اس سے آگے میں کیا کہوں۔ تو جہاں اتنے گمبھیر مسئلے ہوں جہاں پر اتنی گمبھیر باتیں ہوں legalities کی باتیں ہو گئیں۔ جناب! پارلیمنٹ میں صرف legalities کی باتیں نہیں ہوا کرتیں۔ political باتیں ہوا کرتی ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں اگر جناب بھٹو سیاست دان نہ ہوتے اور صرف لیگل بات پر بات چل گئی ہوتی تو آج وہ پھانسی نہ لگے ہوتے۔ میں سمجھتا ہوں پچھلی دفعہ جناب نواز شریف صاحب کی جب حکومت بحال ہوئی وہ اگر پولیٹیکل بات ہوتی تو شاید فیصلہ کوئی اور ہوتا۔ میرے کہنے سے مراد یہ ہے کہ ہم نکیر کے فیقر مت بنیں' حالات بہت گمبھیر ہیں ایک چھوٹی سی بات جو تھانیدار بھی کر سکتا ہے' جسے دہرایا گیا ہے ایک اے ایس آئی بھی کر سکتا ہے ' ایک مجسٹریٹ بھی کر سکتا ہے۔ لیکن پارلیمنٹ نہیں کر سکتی۔ تو اسے خدا کے لئے گورننس ایشو مت بنائیے۔ میں سمجھتا ہوں آپ کی مجبوریاں میں نے دیکھا ہے اس ساری بات میں نہ اقبال حیدر صاحب کا قصور ہے نہ نصیر اللہ بابر صاحب کا۔ مجھے اب تلاش ہے کس کا قصور ہے ابھی تک وہ بات میری سامنے نہیں آئی۔

میں سمجھتا ہوں کہ شاید اس وجہ سے بھی legislation یہاں نہیں ہو رہی کیونکہ اقبال حیدر صاحب سمجھتے ہیں کہ اگر legislation ہو بھی گئی' عمل کس نے کرنا ہے۔ پہلے قانون پر عمل ہو ہی نہیں رہا تو اس کو کیا کریں گے اس لئے legislation نہ کریں۔ وہ بھی وقت بچ جائے۔ سوال یہ ہے کہ آپ نے فیصلہ دے دیا ہے۔ اس پر عمل کرنا بہت لازم ہے اگر عمل نہ ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ دو سرا راستہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ آپ کا اختیار ہو گا اور ہم آپ کے ساتھ ہونگے۔ اس کی کوئی افادیت نہیں ہے۔ اگر افہام وتفہیم کے ساتھ باتیں نہیں ہو سکتی۔ then let the Parliament and the Upper House of the Parliament paly its role of honour, role of sovereignty and role of the keeper of the Constitution. شکریہ جی۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی اب 1-20 ہو گئے ہیں میرے خیال میں آج تو وقت نہیں ہے کیونکہ ایک انجینئر صاحب ایک ceremony میں presentation کر رہے ہیں کچھ پارلیمنٹ کو۔ so we adjourn the House لابنسٹر صاحب کہ ھر ہیں۔ لابنسٹر صاحب آگئے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ ہم آج اس لئے آئے تھے اس لئے نہیں کہ جو کچھ بھی پارلیمنٹ کے ساتھ ہوتا رہا ہو تضحیک ہوتی رہی ہو۔ بےعزتی ہوتی رہی ہو تب بھی ہم آکر بیٹھے رہیں۔ اس لئے آئے تھے کہ آج اس بات کا فیصلہ ہو جائے کہ پارلیمنٹ sovereign ہے آپ کی رولنگ مانی جائے گی۔ اگر یہ نہیں ہے آپ ایڈجرن کرتے ہیں تو بے ادبی معاف ہمارے یہاں آنے کا جو مقصد تھا۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ ایڈجرن اس لئے کرتا ہوں کہ بحث ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ آپ سمجھے نہیں ہیں بحث مکمل نہیں ہے مسئلہ ابھی under discussion ہے۔ لاءمنسٹر صاحب کب تک ایڈجرن کردوں۔ Tuesday تک۔

سید اقبال حیدر۔ میرا خیال ہے کہ شیر افگن صاحب کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔

جناب چیئرمین۔ شیر افگن صاحب آخر میں آئیں گے۔ آج بحث چل رہی ہے ابھی ختم نہیں ہوا معاملہ۔

So, we adjourn the House till Tuesday at 10.O.Clock

[Then the House Adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Tuesday, December 13, 1994]

PCPPI—4498(97) Senate—4-10-97—180.